UNIVERSAL
LIBRARY
OU-234160
UNIVERSAL
LIBRARY

[illegible]

فاینما تولوا فثم وجه الله

نسخہ معتبر تصنیف شیخ الوقت عارف کامل محقق یگانہ حضرت جناب پیر دستگیر حضرت غلام محی الدین صاحب

محیی [illegible]

متخلص بہ

دیوان قادری

معہ

مثنوی پنجابی نامہ

بہاران نامہ

حسب خواہش ارادت مندان طریقہ قادریہ عالیہ

مطبع لنن طبع
در قیصری چھاپہ گر

بغیر اجازت کوئی صاحب قصد چھاپنے کا نہ کرے۔ امید منافع پر نقصان نہ اوٹھاوے۔

٨٩١٥٤٣١٨

حسب حال خود

مطلع دیوان عرفان است تحمید خدا ✤ لیک حیرانم که وار دگشته لا احصی ثنا ✤ ما عرفناک فقد پیغمبر رسید حیرت نگر ✤ چون کنم در بحر بے پایان مین مضطر شنا ✤ مطلع قصیدہ عقل کیا ست و مقطع غزل دانش و فراست حمد جناب باری ہے کہ جسکی تحمید مین زبان صاحبان بلاغت و تقریر پر تاثیر اہل فصاحت نطق سے عاری ہی اور نتیجہ جوہر عرض فطرت و دانائی اور علت غائی فرہست و رسائی نعت سرور کائنات ہے کہ لولاک لما اظہرت الربوبیت اوسکا بیان صفات ہے۔ ؎ محمد ہے نبی ممدوح ذات کبریائی کا ✤ کرے بندہ گر اوسکی مدح دعوی ہے خدائی کا ✤ علیہ افضل الصلواۃ والسلام۔ اما بعد طالب نجات نیاز روش بندہ احمد بخش شائقین معرفت کی خدمت مین التماس کرتا ہے کہ پہلے اس سے ایکبار کتاب فیض انتساب مایۂ عرفان الہی و مادہ فیضان نامتناہی سراسر شوق و مالامال ذوق فقرا کو وسیلہ اشتیاق معرفت طلباء کو زاد راہ عاقبت مسمی **دیوان قادری** مصنفہ حضرت عالم علم لدنی و ماہر رموز معانی۔ صاحب عزت و تمکین حضرت مولینا و مرشدنا **خواجہ غلام محی الدین** برکی جالندھری متخلص بہ **قادری**۔ اس مسکین کے مطبع مین طبع ہوکر فیض بخش طالبان خدا ہوئی تہی۔ تہوڑے دنون مین ہاتہون ہاتہ بک گئی مشتریون کا مجمع پروانون کی طرح چراغ پر ہوتا تہا۔ چونکہ وہ کتاب ایک انار صد بیمار کا نقشہ دکہاتی تہی دانہ دانہ ہوکر بیمارون کے ہاتہ آئی مصنف علیہ الرحمت کی زندگی ہی مین نایاب ہوگئی۔ چونکہ بعد ازان حضرت نے چند اشعار اور زیادہ فرمائے وہ ابہی تک عالم طالبونکو دستیاب نہین ہوئے اور حضرت موصوف قدس سرہ نے ۸۔ ماہ رمضان المبارک ۱۲۹۹ھ ہجری مین اس دنیا فانی سے رحلت فرمائی بجاء زیارت طالبونکو حسرت جدائی ہاتہ آئی یہ بندہ کہ آستان بوس اون جناب کا ہے حسرت دیدار مین مرثیہ خوان درد و فراق ہے۔ ایک قطعہ تاریخ وفات آن جناب صاحب برکات عظیم الشان والصفات کہ میرے ایک رفیق سید غلام نبی بن سید وارث علیشاہ صاحب متخلص حسینی نے تصنیف کیا ہے جسکو تاریخون کے ہمراہ میں ثبت کرتا ہون کہ طالبان کو یادگار رہے۔ اب ایک رات حضرت موصوف نے خواب مین فرمایا کہ کیون نہین اوس کتاب کو دوبارہ شایع کرتے کہ مشتاقان کو فیض روحی جاری ہو حسب ان عالیشان و اجب الاذعان کمر ہمت باندہتا ہون اوس فرمان کو مثل فرمان زندگی مانتا ہون کہ ان اولیاء اللہ کا میو تون پیشہ نظر ہے امید کہ شائقان خدا اس سے فیض اوٹہائین گے۔ داعی کو دعاء خیر سے یاد فرمائینگے۔ واللہ موفق بالصواب والیہ مرجع المآب۔

اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدارا یا رسول اللہ خدارا	کرم سے کار فرماؤ عطارا
کرو راہ راست کی مجکو ہدایت	یہی ہے مدعا دل کا ہمارا
تیرا دیدار ہے رویت خدا کی	یہی ہے من رآنی مین اشارا
تم بیشک رحمۃ اللعالمین ہو	سبھی پر فیض ہے بیشک تمہارا
ہوئے منسوخ سب ادیان و ملت	بجا جب آپکے دین کا نقارا
تیرا رتبہ ہے بس اعلی سی اعلی	اشارت سے کیا مہ کو دوپارا
مداح ہون مین جناب آل و اصحاب	جنہون نے جان و دل سب تم پہ وارا
غلام ہون مین جناب غوث اعظم	جو نائب خاص ہے تیرا پیارا
مرید نور احمد قادری ہون	میرے سب کار کو جسنے سوارا

نہ خودی سوجھی تھی اسکو نہ خدا کی احتیاج
قرب و بعد و وصل و ہجران سے ہوا وہ بےخوف
ذوق و شوق و حال و وجد اسکو نہین وہ
نہ خبر عین و سوی سکر و ادراک سے بری
لا والا سے بری اور نہ پا بستہ انا
رنگ صورت سے
تنزیہ و تشبیہ سے گذرا غرق بحر ذات سے

چراغ خاندان مرتضی اہو جمال اپنا دکھاؤ گر تو دیکھون مئی توحید کی ایسے پلاؤ عیان دیکھون نشان نہین انشا لکھو	جناب حسنین کے تم جگر پارا علیؓ وہم نبی وہم خدا را مٹے وہم دوئی اور شرک سارا اور معنی بیچ صورت آشکارا

بیت	عطا کر ہو الیاس قادری کو جو نے حسین کو نہ اسوا را	الف

رب دستگیر عالم فیض عام ہے تمہارا تم بیکسون کے والی بیکس ہون مین سوالی ہر ایک کو تکیہ گاہ ہے ملجا ہو اور پناہ ہو از بسکہ پارسا ہون جیسا ہون آپکا ہون محبوب ہو خدا کے منظور مصطفے کے دیدار آپکا ہے رویت خدا کی ہمکو	من آپکا ہون حیران نظر عطا خدارا مجھے خوشحالی تجھہ در پر آ پکارا جز ذات پاک تیری کوئی نہین ہمارا تیرے لگا ہون دکہلادہ دارا فرزند مرتضے کے زہرا کے جگر پارا دکھلا جمال اپنا پنہان و آشکارا

دنیا و دین کی حاجت باقی رہی نہ کوئی
دریاؤ کرم عطا ہے قادری ہمارا

از شراب شاہ جیلان جو عبد نے پیا	پیتے ہی فورا وہ الیاس مست اور بیخود ہوا

خاص مئی اپنی سے جلدی جو عطا قادری
جب کہ ہم اپنا پیشوا دیکھے
بیان مین تجھ کو ہم جو کیا دیکھا
دیکھا ہر طرف جمال محی الدین

[illegible]

علم حقیقت علم دگر محض قیل و قال	العلم نقطۃ کی سو یہی ہے بتا دیا
انسان کی سو گر انا اللہ ہو پہ زد تو کیا عجب	موسی کو جب شجر نے انا اللہ سنا دیا

مقبول احمدی ہو وہی حسنی قادری
ہر خاک پای شاہ نجف سر جھکا دیا

جب عشق ہوا مذہب و اسلام ہمارا	پھر عقل سے کیا باقی رہا کام ہمارا
خوش آیا مجھے عاشق سرمست کا کہنا	ہے آپکو گم کرنے میں آرام ہمارا
آئے ہیں کسی کام ہی ہم سو کثرت	وحدت ہی میان اول و انجام ہمارا
ہم بیٹھے ہیں مدت سی تیرے در پہ ساقی	می صاف سے لبریز کرو جام ہمارا
ہر چشم میں منظور ہے حسن رخ جانان	ہر نام سے بولے ہی دلآرام ہمارا

ای قادری کیا غم ہے طفیل شہ جیلان
خوش باش کہ خوش ہوگا سر انجام ہمارا

ہر دم مطرب نے سنایا نغمہ خوش صدا	لا الہ کو پڑھ تو اول بعدہ الا انا
کیون تو پھرتا ہے میان کوہ و بحر و بر عبث	دل میں اپنے دیکھ الرحمن علی العرش استوا
اپنی ہستی سو گذر کر نیستی کر اختیار	گر ترے دل میں طلب ہے طیر و معراج سما
مثل مردان نفس کے سر پہ تو رکھ اول قدم	عرش پر ثانی قدم ای سالک راہ ہدا

[illegible]

اب جنون ہے کار فرما ملک دل پایا
نے خرد کی رہی ... ہوش کیا تجکو
ہے عبث تری نصیحت ناصحا
سنتے ہی ہوی دل مین آتش مشتعل
نغمہ تھا یا ابر آتش مطرب کا
جو ہوا بدنام و رسوا عشق مین
کب وہ ہے پابند ننگ و نام کا
قادری کیا عجب ہے جو ساقی ...
قادری بھی ہر دم کو ... دامان کا
ادنی ہے ... شاہ غوث محی الدین
حاصل ہو کامیابی تجکو قرب جان جانان کا
وہم باطل ہو دور ماسوا عدم سمجھو
انوار آئینہ صورت جلوہ معانی کا
اے بصر اور بصیرت ہے دیکھو ہر زمان یارو

ہرگز کہین نہ صورت اغیار دیکھنا	ہر جا جمال احمد مختار دیکھنا
قطرہ مین بحر قلزم و ذرہ مین آفتاب	ہر ایک نوک خار مین گلزار دیکھنا
ایسا محیط سمجھو کہ موصوف ہر صفات	نہ آپکو جو نقطہ بہ پرکار دیکھنا
ہردم میان قلب کرو فکر کی نظر	گر چاہتے ہو عالم انوار دیکھنا
بے نام و بے نشان ہے اگرچہ ولی ضرور	ہر شان مین اسکو دیدار دیکھنا

دلدار کی طلب ہے اگر تجکو قادری
لازم تجھے ہے آپکو دلدار دیکھنا

عیسیٰ سے نہو چارہ بیمار محبت کا	کیا سخت بلا یارو آزار محبت کا
کیا کام رہا اوسکو پھر درس کتابون سے	جسنے ہے پڑھا یارو طومار محبت کا
نہ غرض ہے دنیا سے نہ فکر ہے عقبیٰ کا	ہر کار سے بیکاری یہ کار محبت کا
تسبیح و مصلا سے کب اسکو ہے حاجت	گردن مین پڑا جسکے زنار محبت کا

اے قادری خامش ہو مت طول کلامی کر
لکھنے مین کب آتا ہے اسرار محبت کا

گر تو طالب ہے پیارے عشق جاودانی کا	ہو بجان و دل سالک راہ عاشقانی کا
یعنے اپنی ہستی سے سر بسر گذر کر تو	کامیاب ہووے تب اپنی زندگانی کا

دیوان قادری اردو

شاہ عثمان غوث ... [illegible]

[illegible]

اے یار

اے یار تیری عشق نے دیوانہ کردیا
دنیا و دین کے کار سے بیگانہ کردیا

کیا طرفہ فیض ساقی مستون کا عالم ہے
پیمانہ خوش پلا دیا مستانہ کردیا

تاثیر کیا نگہ کی کہون اک نگاہ سے
معمورہ میری ہستی کا ویرانہ کردیا

الطاف و مرحمت کا ہوتا ہی کچھ بیان
اک آن بیچ جان کو جانانہ کردیا

دیوانگی مین خوش تہا ولیکن اے قادری
حیرت مین ہون کہ کیون مجھے فرزانہ کردیا

نہ کچھ ظہور و بطون ہمنے درمیان دیکھا
کہ بجز ہستی مطلق فقط روان دیکھا

کہان ہے روح و مثال اور کہان ہی عالم جسم
وجود واحد ہی ہر شا مین عیان دیکھا

اٹہا کے قید تعین بدیدۂ تحقیق
ہر ایک قطرہ مین دریای بیکران دیکھا

کہین ہو صوفی صافی وہی ہی رقص کنان
کہین اوسکو ہی قوال غزلخوان دیکھا

کہین بصورت معشوق ناز کرتا ہے
اوسیکو عاشق سرباز جانفشان دیکھا

کہین وہ پہرے ہے خرقہ گدائی کا
کہین وہ تخت اوپر شاہ کامران دیکھا

نہ دیکھا قادری ہمنے سوائے نور احمد
اوسیکو دیکھا عیان مین وہی نہان دیکھا

عشق میں بے سروسامانی ہی ساماں اپنا
ہستی ملت و دین بیخودی ایمان اپنا

دیوان قادری اردو

نقش ... بت ہو بہ ... پیرو ... [illegible]

قادری اب ناز کر دل ... [illegible]

نور احمد شاہ ... دل شاد ...

... رضا کا دیکھا [illegible]

ای قادری تیرا ہے پیر نور احمد شاہ
بیان نہ ہو سکے کچھ اوسکی فیض و رحمت کا

جب سے پیا ہے جام حقیقی شراب کا
بھولا ہے تب سے سبق خرد کی کتاب کا

نہ کفر سے غرض ہے نہ پابند دین ہے
کیا طرفہ تر ہے مذہب رند خراب کا

کانوں میں جسکے شور ہے انہد کی ناد کا
محتاج کب ہے نغمۂ چنگ و رباب کا

منشاء قرب وصل کا ترک وجود ہے
وہم خودی ہے موجب بعد و حجاب کا

توحید حق ہے مایۂ آرام دو جہان
اثبات غیر شرک ہے باعث عذاب کا

بے پردہ ہر شی میں ظاہر ہے بے نشان
مت فکر کر تو دل میں اٹھانے نقاب کا

خوف و خطر سے کام نہیں اوسکو قادری
جو ہے مرید حضرت عالی جناب کا

روش عجب طرز کا راہ اہل صفا کا دیکھا
انکو سمجھ عدم نور بقا کا دیکھا

منکشف جسکو ہوا نکتہ وحدت یارو
ہو نہ پابند وہ سے ما و شما کا دیکھا

بتکدہ ہیچ عیان جسکا ہے جلوہ واللہ
اوسکو ہی خانہ خدا خانہ خدا کا دیکھا

غیر اور عین کا کیا ذکر ہے یکتائی میں
وہم میں فرق عبث عین و سوا کا دیکھا

قادری جو کہ رضا مند ہے حق میں

عشق تو نے کیا سے اب کیا کیا کر دیا
کیا کہوں ... بالا کر دیا
حرف ... کثرت ... کر دیا
صفحۂ دل کو ... کر دیا

دیوان قادری اردو

[illegible]

پیالہ شراب بیخودی جسکو کرے ساقی عطا

دلکو جب غیر سے صفا دیکھا
پے لیا جام بادۂ وحدت
جسنے جانا وہو معکم کو
کل شئ ہالک کو جب سمجہا
کرکے بازار گرم کثرت کا
غیر کا اسم گرچہ ہے مشہور

آپ کو اپنا دلربا دیکھا
خویش و بیگانہ آشنا دیکھا
آپ کو حق سے کب جدا دیکھا
نہ کوئی غیر و ماسوا دیکھا
آپ کو آپ مین چہپا دیکھا
نہ نشان اوسکا نہ پتا دیکھا

جب سے دیکھا ہے نور احمد کو
قادری کیا کہون جو کیا دیکھا

اسم وصفت سے جو ہے منزہ وہی علیم لعبیر و سمیعا
احد صمد ذات الہی ہے بمثیل نہین ضد اوسکی
پڑہ کر کلمہ پاک نفی کا وحدت کا پی بہر بہر پیالہ
عشق ذی ہو کر آپ ہی ساقی اللہ ہی جا کے کیا ہے پلایا

وہی قدیم و وجوب پرے وہی حدوث ہے اور خلقیا
غور سے دیکھو کہان ہے کیا ہے عالم علوی اور سفلیا
بالکل صاف اوٹھا دیے پارد لسے شرک جلی و خفیا
ایسا ہوا ہون مست و دیوانہ کچہہ نہین سمجھے جیا

قادری اب ہے نازمناسب غوث الاعظم سر ہمارے
نائب خاص جناب محمد وارث علم جناب علیا

١٠

ای قادری کیا ہی غم ہجر و وصال [illegible]
وہ بادۂ خاص سول عنا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
مجھے کیا پلادیا ساقیا ہا ہا ہا ہا ہا
پیتے ہی کیا کہوں کیا ہوا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
نہ رہا ہی ہستی کا کچھ اثر نہ عدم کا باقی رہا خطر
شکر اسکا ہی جو ہمسے ہو گیا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
نہ رہا ہی وہم نزول کا ہی نہیں وہ فصل عروج کا
نہ کچھ آرزو ہی نہ مدعا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
نہ خوشی ہی وقت وصال کی نہ الم ہی عہد و فراق کا

ہر کون ہی تو درمیان ہیںا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
ہو نور اللہ سے پاک ہی تو نوری ہم خلق سبھی
تو صورت تام و نشان بنا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
تو نام نشان بصورت بنا ہر اپنی ایک دیکھی کو
حق نفی ہی باطل غیر و سوا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
قل جاء الحق زہق الباطل بہ سچ [illegible] کی سمجھو

شب مطرب نے تار بجائی تنم تنم تنا درنا — نی نی لی نی تن تنا لی تنم تنم تنا درنا درنا
نیا طنبور نئی گت باجی سرند کا نیا لہرا سا جے — ڈھولک کی نئی دھم دھمائے تنم تنم تنا درنا درنا
نئی نئی سُر طاؤس کسے نئی گت سے منڈا مرہو ہے — مدھم کی نئی چھن چھنائی تنم تنم تنا درنا درنا
باجے نیا سرود شہانہ ہیں شاؤنا ان ترانہ — کیا کیا چنگ کی چنگیائی تنم تنم تنا درنا درنا

نور احمد شاہ مرشد کامل قادری گہوارہ پل پل
کب تحریر ہو او سکے بڑائی تنم تنم تنا درنا درنا

غم عشق چھپا نہ رہا دل میں ہر چند میں اسکو چھپا ہی رہا — نہ تو سینہ میں آہ ہوئی نہ ہمیشہ تو ہوئی اشک کا سیل بہا ہی رہا
نشہ عشق کی نظر کیا ہمنے ہستی کی دو لونی متاع ساری — امید عطا تھی مجھ کو لیکن اب تک وہی جور و جفا ہی رہا
گویا آگ ہی تھی وہ مے صافی صبح جام جو ہمکو دیا ساقی — ہوا جل بل کو یکہ جسم میرا اور سینہ میں دل کو جلا ہی رہا
تیرے عشق میں جبکہ صنم ہمنے دل و جان اپنا قرباں کیا — اب زندگی کا کچھ فکر نہیں اندیشہ موت چکا ہی رہا

تیری لطف کا بیان نہو ہمسے ای مرشد کامل نور احمد
تیری قدموں کی خاک پہ سجدہ کے لیے اب قادری سر کو جھکا ہی رہا

ای ساقی محفل اہل صفا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا — مے صاف کا بھر کے پیالہ پلا آ ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
ای مطرب محفل یکرنگی از راہ کرم با ساز نوا — اب نغمہ سنا ہو معظم کا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
ونفخت فیہ من روحی ہی حکم خدا کر غور ذرا — پھر آدم کون ہی کیا ہی بتا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا

دیوان قادری اردو

نہ رہا ہمیں سوچ بچار ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
تو بھی عشق کی راہ میں [illegible] نور احمد قادری
جو ہمسے یار و لطف ہو وہ [illegible] جا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
کہوں کیا جو مجھ کو سر بسر [illegible] کیا میری بہ ہوا
ہوئی جو عشق کی جلیکہ [illegible] فنا و بقا ہی ہوا
[illegible]

[illegible]

کیا کیا عشق نے جلوہ جمال کیا [illegible]

پیالہ از مئی وحدت پلایا جسکو ساقی نے
ہوئی ہین جسکو معنی نحن و اقرب منکشف یار و
خودی سے در گذر گر آشنائی حق سے چاہتا ہے
نہین ارض و سما اندر سمائی جسکے ہے دلمین
نہ دیکھا عالم ملکوت کو قابل خلافت کے

وہ کب ہوتا ہے قائل کلمۂ ما و شمائی کا
نہین ہے ایک ذرہ غم اوسے بعد و جدائی کا
کہ زادِ راہ یہی کافی ہے راہِ آشنائی کا
کہین کیا وصف ہم انسانکی دلکی سمائی کا
دیا انسان کو خلعت خلافت کی بڑائی کا

خیالِ غیر سے ہو صاف دل اہلِ رہِ حق کا
مین ہو زای قادری مشتاق ہر دم اس صفائی کا

مئی وحدت سے جسکو مستی و سرشار ہو پیدا
وہ ہو معلم کو گر سمجھین عیان رمز معیت ہو
تفکر کی نظر دلمین بیارے گر کرے ہر دم
اگر طالع ہوئی خورشید و حدت مطلع دلسے
بقدرِ تار موئی گر تیری ہستی رہی باقی
میسر ہو تجھے تب دولتِ ایمان حقیقی کی

بہر مظہر جمالِ احمدِ مختار ہو پیدا
پڑھ الانسان سری کو کہ سرکار ہو پیدا
توقع ہے بہلا نسے مخزنِ اسرار ہو پیدا
مٹے کثرت کی ظلمت عالمِ انوار ہو پیدا
پھر اس اک تار سے صد رشتۂ زنار ہو پیدا
انا الحق کا تیرے دلسے اگر اقرار ہو پیدا

مرید شاہ جیلانی جو ہوئے قادری اوسپر
عنائیت بے نہایت حیدرِ کرار ہو پیدا

نوز احمد قادری عالی جناب

دی نشر حق کی مظہر نور ان شمس پہ بادل

تب ہر وہ ذات سے نہین تو کہان صفات حق

انسان کی صفات نہین مظہر صفات حق

اور فعل ذات حق کا ہے ان کی ہمہ ذات

اگر جو وجود ہین جو ظاہر ہے کون ہین

ہے سب وجود کہان ہر جزو بات

ہے ہستی حقیقت سے اوسکی نام ہین

ہر شان مین حقیقت واحد ہے اور ذات

ای قادری عدم مین یہ اعیاز ممکنات

عاشق ہے جو جناب خداوند پاک ذات

نہ آئے دو جہان سے ہی نہین اوسکو التفات

جسکی نگہ مین ہستی واحد ہی جا بجا

عالم کا عین مین اوسکی نظر مین یہ مظہرات

دیوان قادری اردو ۹

جمال شاہد وحدت کا کوئی حجاب نہین	اگر حجاب ہی پیاری تیری خودی ہی حجاب
در اصل کار ہو مشغول چھوڑ کر سب کار	جو گذرا جاتا ہی خوش وقت قادری دریاب
ہو وقت دلپہ چمکی ہی وحدت کا آفتاب	کثرت کر سب نقوش مٹین ہیچو نقش آب
گر بہرہ معرفت سے ہو حاصل تجھے میان	تب ہی زندگانی سے ہووے تو کامیاب
ہستی تیری حجاب ہی ورنہ وہ بی نشان	ہر طور و ہر نشان مین ظاہر ہی بے حجاب
اول مین گر لذیذ نہین لذات دنیوے	آخر نتیجہ اسکا میان دایمی عذاب

ردیف	گو قادری خراب ہی پر دلکے ہاتھ سے دامن تمہارا پکڑا ہے یا شاہ بوتراب	بے

دیکھو ہر ذرہ مین ظاہر آفتاب	آفتاب ہی آفتاب ہے آفتاب
دیدہ تحقیق سے گر دیکھو تم	عین دریا ہے یہ امواج و حباب
گر تو توڑے اپنی ہستی کا طلسم	گنج وہ پاوے نہو جسکا حساب
خیبر ہستی کو توڑے بیگمان	ہے غلام از دل جو شاہ بوتراب
آپکو گر تو پہچانے غور سے	تب تو ہووے شاہ عالم فتحیاب
عالم افراد آیات و حروف	لیک تیری ذات ہی ام الکتاب

کیا کہون ہے پیر میرا ذو العلا

دام کثرت مین تو کیون اسکو پھنساتا ہی عبث	مرغ دل ہی طائر گلزار وحدت قافلا
اسپ ہمت کو طلب اندر دوڑاتا ہی عبث	بیگمان ہین طالب و مطلوب عین یکدگر

جیم	جبکہ محویت مین ہی آرام کلی قادری فکر نظم اندر تو کیون دلکو جلاتا ہی عبث	ردیف

چھائی ہین ابر برس رہی ہی پھوار آج	جان پروری ہی کر رہی باد بہار آج
خدمت مین دست بستہ ہی بلبل ہزار آج	تخت چمن پہ لایا ہے تشریف شاہ گل
کس دھوم دھام سے ہی روان آبشار آج	ہر رنگ کے ہین پھول اور رونق ہی باغ مین
کرتے ہین سیر باغ بہم ملکے یار آج	مصروف عیش ہین سبھی اب وقت عیش ہے

چے	مدت سے آستانہ پہ رہتا ہی قادری ساقی اوسی پلا دے مئی خوشگوار آج	ردیف

مرغ چمن ہو شور کرے ہر چمن کے بیچ	جلوہ ہی اوسکا ہر گل و سرو و سمن کے بیچ
خوشبو ہی اوسکی مشک خطا و ختن کے بیچ	اونکی ہی رنگت سے لعل بدخشان کو رنگ ہی
گویا اور نکتہ سنج وہ ہر ہر دہن کے بیچ	ہر چشم مست ناز مین ہی عشوہ گر ہے
عاشق ہو جل رہا ہی برہ کی اگن کے بیچ	کیا کیا وہ ناز کرتا ہے در شکل دلبران

	یہ وقت بس عزیز ہی ناحق اے قادری	

سلوک کرنا بارام دل مناسب ہے
جانا آپ کو ہرگز نہ گورہ جداد
اگرچہ الگ حقیقت ہے یکمان قائم
ولیکن علم و جدا ہے ہر ایک [illegible] ہر بین تا ہی علم احیاد
چنانچہ ایک سیاہی حروف بین الگ مرتبہ بین اعداد
اور حفظ مراتب ہے قادری لازم
کہ ترک حفظ مراتب ہے کفر اور الحاد

جنون عشق کے قلزم کا جوش ہوا پیدا
عیاں حقیقت واحد ہو ہر مراتب میں
جو خیرہ سر ہو وے فورًا یہ عقل کا ملاح
نہ سوجھے عالم ارواح نہ صورت اشباح

ردیف	اب ہیں قیل و قال سے اے قادری زبان در کش یہ سر عشق ہے مت کر تو اسقدر ایضاح	ح

ساقی پلادے جام مئی خوشگوار سرخ
تا میری چشم کو کرے اوسکا خمار سرخ
ہر شش طرف جو نظر کروں آنکھ کھولکر
آوے جہان نظر مجھے جون لالہ زار سرخ
سب آسمان سارے کواکب تمام برج
ہم باد و آب و آتش و خاک ہر چہار سرخ
حیوان و جن و کان و نباتات سربسر
دریا و دشت و بیشہ و ہر کوہ غار سرخ
جسوقت سیر باغ کروں دیکھوں تب عیان
گلزار سرخ سبزہ و ہم آبشار سرخ
محفل میں جا کے دیکھوں تو مطرب ہو سرخ پوش
طنبورہ سرخ چنگ کی ہر تار تار سرخ

ردیف	یاور ہو بخت گر میرا تو کچھ عجب نہیں اے قادری جو دیکھوں ایسی بہار سرخ	دال

مدام ساقی تیرا میکدہ رہے آباد
بہ بخش پیالہ مجھے بند غم سے کر آزاد
جو عیش و عشرت امروزہ چاہیئے امروز
چراکہ عالم دنیا ہے سخت بے بنیاد
رضائے حق پہ ہے راضی جو چھوڑ کر خواہش نفس
وہی رہیگا ہمیشہ مدام خورسند و شاد

یہ نکتہ کہتا ہے دلریش قلندر آزاد
کہ یاد و ترک مرادات میں ہے عین مراد
کہ رب ہے فکر پراگندہ راتن دلکو
جو دو جہان میں ہے فارغ ہے [illegible] خوش و شاد
تلاش رزق عبث ہے یہیں [illegible]
جو رزق میں نہ کمی ہوئی ہے [illegible]
ہوتا ہے کبھی معروف کار عشق میں [illegible]

دیوان قادری اردو

[illegible]

باعث بقا عطا ہی جفا موجب عدم
عاشق کو نیند ہستی سی ہونا رہا لذیذ

پہونچی ہی جسکو طرۂ جانان سی بوے خوش
کب اسکو نافۂ ختنی و مشک خطا لذیذ

زاہد کو شوق جنت و حور و قصور کا
عشاق کو ہے رویت نور خدا لذیذ

ردیف

ای قادری حجاب ہی ہر آرزوی نفس
ہر آرزو کی ترک مین ہی مدعا لذیذ

ذ و ر

موسم گل کی چمن مین جبکہ آتی ہی بہار
حسن بیرنگی کا رنگ مین خوش دکہاتی ہی بہار

نغمہ سنجی کرتی ہی بلبل چمن مین جب او سے
جام گل مین شوق کی مئے بہر پلاتی ہی بہار

سرو کو دیکھو پہنایا خلعت آزادگی
بندگی کا طوق قمری کو پہناتی ہی بہار

ظاہرا مرغ چمن کا ہی چمن مین شور و غل
لیک در معنی یہ سب دے صو مین معانی ہی بہار

با فراغ دل سوئے تھی ہمتو در خواب عدم
کیون بہلا ایسے سوئے کو پہر جگاتی ہی بہار

ساقیا جلدی پلادے جام مئے لبریز کر
بانگ نوشا نوش ہر سو سے سناتی ہی بہار

شعر کہنے کا نہین اب قادری کو کچہہ خیال
کیا کرے بی اختیار اب یہ لکہاتی ہے بہار

بہولے ہین گل اور بلبلین آئی ہین ہزار
اور قمریون کی سرو پر کوکو کی ہی پکار

ہر اک نہال سبز ہے شاداب ہی چمن
فوارہ چل رہے ہین اور جاری ہین آبشار

پابند مت ہو تشبیہ و تنزیہ صرف کا	خیر الامور اوسطہا کر تو اختیار
ہستی کے رو سے صورت و معنی مین فرق کو	لیکن مغایرت ہی نقین کی اعتبار

بیکار کار ہر دو جہان سی ہو قادری
گر چاہتا ہے عشرت و آرام اور قرار

چیند کیا ہو رہا ہے ہو شہباز	فرش سی سوی عرش کر پرواز
گر پہچانے تو آپ کو واللہ	برزمین و زمان کرے تو ناز
عشق مین بازی بائے گر چاہے	اپنی ہستی کو سر بسر در باز
دیدۂ فکر سے اگر دیکھے	ہے حقیقت کا عین جملہ مجاز
آپ ہی عشق و عاشق و معشوق	خود بخود کر رہا ہے ناز و نیاز
کہین لیلے ہوا کہین مجنون	کہین محمود اور کہین ہے ایاز

قادری درگذر طوالت سے
ختم کر گرچہ ہے یہ قصہ دراز

ردیف س و ش

ہوئی یہ صدا وقت سحر اللہ بس باقی ہوس	ہر دم زبان دل سی پڑھ اللہ بس باقی ہوس
حرص و ہوا سے پاک ہو رہ غم مین چالاک ہو	دنیا و عقبی سی گذر اللہ بس باقی ہوس
خطرات سارے دور کر دل اپنے کو پر نور کر	تب نور حق ہو جلوہ گر اللہ بس باقی ہوس

منزل دراز و دور ہے زاہد کا پاہی لنگ	عاشق کا کیا کہوں کہ وہ ہی شہسوار خوش

ردیف

ای قادری جو راضی ہی حق کی رضا اوپر
کیا ہی غم او سکو رہتا ہی لیل و نہار خوش

ش و ص

بند اغراض سی جو دل ہو خلاص	اوسکی حب خاص ہو جو زمرۂ خاص
وحدت حق مین شک نہین مطلق	شاہد اسکا ہے سورۂ اخلاص
قلزم وحدت ہی یہہ دل پیارے	دُر نکال اس سی ہر دم ہو غواص
وہم ہستی کے غش کو صاف جلا	زر خالص ہو دور کر یہہ رصاص

گر رضائے خدا کا ہے طالب
قادری کر ہر ایک سے اخلاص

اگر ہی عرش و گر فرش آسمان یا ارض	اگر یہہ موج و سیاہہ ہین یا کہ جوہر و عرض
جو ہین سہ گانہ موالید یا چہار عنصر	اور طور ہر سہ کہین جنکو طول و عمق اور عرض
تمام مظہر ہین ظاہر ہی ہستی واحد	یہہ کلمہ حق ہی نہین اسمین کوئی شائبۂ غرض
یہہ وہم مرض ہی یہ دور دوا ہی اسکی یقین	یقین کا مرہم ہو جسوقت تب ہو دور یہہ مرض

عبادت اللہ کی ہی فرض قادری شب پہر
نگذری آپ سی جبتک ادا نہو یہہ فرض

دیوان قادری اردو

ہاتین ہمہ بلا مجھ اوسکا ہاتھ خدا حافظ
متاع جو کسی کی میری ہی ہوگی برباد
اب بالکل صاف ہوا بینوا خدا حافظ
ای قادری ہی امیدار جناب محی الدین
کریں سارے حق مین کرینگے دعا خدا حافظ

ای قادری ہی وہ عشق ... فرض

ملحق نہین جو تیرہ کرے حب غیر کی
عاشق ہو جبکہ قلب کو نور و ضیای عشق

شاہ منشی زمان ہی باطن گدای عشق
قاصر ہین اگرچہ حسن و بزرگی [illegible]

اوسکو وزیر علم [illegible] ہو ردای عشق
تکلیف راہ عقل کی ہی عاقلا عبث

بیگانہ ہر دو کون ہی ہو آشنای عشق
دنیا و عاقبت سی ہی مت عشاق برطرف

[illegible] ہی بس ترش ردای عشق
آزاد ہی فنا کی [illegible] سبھی عاشقان

لازم ہی قادری جو کرے مثل عاشقان
ساری متاع ہستی کی فوراً فدای عشق

خوش ہی بلبل بسیر گلشن و باغ	جُغد کو ہے پسند گوشۂ راغ
طوطیئین چاہتے ہین شکر و قند	طرف مُردار کے ہی رغبت زاغ
زاہد و فاقہ مین خوش رہی زاہد	رند ہے شائق شراب و ایاغ
لیک صوفی نہین کہین پابند	اوسکو حاصل ہی ہر طرح سی فراغ

ردیف	قادری تب ہو دور ظلمت و وہم جب ہو روشن یقین کا دلمین چراغ	ف و ق

کہتا تھا وہ شیب عاشقی [illegible] چنگ و رود و دف	ڈھونڈی عبث کیون بحر مین گوہر [illegible]
یہ نقد عمر ہے خوب خوش کر صرف اندر راہ حق	اب ہو بازی مین عبث ہرگز نہ کر اسکو تلف
پیدا کیا عالم سبھی انسان کی خدمت لئے	اپنا نکو عرفان لئے واہ شان و واہ عز و شرف
گر آدمی زادہ ہی تو کر آدمیت اختیار	خلف الرشید ہو وینگا تب ورنہ رہیگا ناخلف
مائل نہو سوئے خواب خور روشن چراغ عقل کر	حیوان نہو حیوان کی ہر دم نظر سوی علف
ہر قول مین ہر فعل مین پیرو ہو اہل دین کا	راہ راست ہی بیشک یہی جس راہ چلی اہل سلف

	اے قادری خوشدل ہو اب کیا خوف ہو [illegible] نائب محمد مصطفےٰ حضرت علیؑ شاہ نجف	

خوشتر ہے عاشقون لئے جور و جفای عشق	نعمائے دو جہان سے بہتر بلاے عشق

بزم عاشقان [illegible]

حقیقت واحد [illegible]

دیوان قادری اردو

ردیف	ای غوث اعظم ذو العلا ہی قادری تیرا گدا ہر وقت تم کرتے مدد ہر دم تمہاری ہی کمک	گاف ، لام

سختی سی راہ عشق کے ہرگز نہو تو تنگ	یہ عشق اسکا کار ہے کہ صلح گاہ جنگ
یہ وقت بس عزیز ہی مت اسکو ضائع کر	مشغول اصل کار ہو ہرگز نکر درنگ
مطلوب عاجزی ہی یہان چھوڑ کر غرور	کر اختیار عجز کو مت ہو تو شوخ و شنگ
یہ وہم فرق کرتا ہے بیرنگ و رنگ مین	گر دیکھیں نظر فکر سے بیرنگ ہی عین رنگ

ای قادری اب آگے نہین جای دم زدن خاموش ہو کہ ہو گئی اب عقل و ہوش دنگ

عارف حق حق نما ہین حضرت عبد الرسول	رہبر رہ مصطفےٰ ہین حضرت عبد الرسول
عالم علم علیؑ نایب شہ جیلان کہ ہین	آفتاب وجہ اللہ ہین حضرت عبد الرسول
خاص خادم ہین جناب شہ غلام غوث کے	عارفون کے پیشوا ہین حضرت عبد الرسول
صاحب شرع و طریقت در حقیقت رہنما	معرفت مین بس سوا ہین حضرت عبد الرسول
مظہر کامل ہین جامع واجب و امکان کے	باطن حضرت عما ہین حضرت عبد الرسول
معدن انوار ہین اور مخزن اسرار ہین	کیا کہون سر خدا ہین حضرت عبد الرسول
قادری مدح و ثنا کا کب مجھی امکان ہی	برتر از مدح و ثنا ہین حضرت عبد الرسول

[illegible]

یہ وہم جو باطل ہی ترا پردہ ہی حایل

ہر شان مین بے پردہ عیان جلوہ جانان

اور حاصل ہو وہین سالک کی کمالات و جلال

کدورات سے دل صاف ہو محبت کا اثر

[illegible]

اندر طلب یار کئی بار گئے ہم
ہم آپ ہی تھے جلوہ طلبگار گئے ہم

خوف کیا ہی جبکہ دامان شاہ کی پروانہ کو ہم
قادری فرمان حضرت ہی مریدی لا تخف

عشق کی آتش مین یارو ہای جلتی بیٹھو ہم
عالم ملکوت کبریا کی طاعت سے [illegible]

وقف کر سکتے ہین ارض و [illegible] بیگانہ کو ہم
کشتہ مدت [illegible] ہم غائب [illegible]

سمجھے ہین خاص بیت اللہ [illegible] کو ہم
حضرت دل کعبہ ہی دیکھا جب [illegible] حسن روی یار

ہے وجوب امکان میں عیان ہستی واحد	سچ مانتا ہی اسکو جو ہے نیک شمائل
گر سمین تجھے شک ہی تو شک دور ہو جاوے	گر دیکھیے یقین سے تو بندگون کی رسائل

ہر ایک پہ ہی فیض تیرا اے شہ جیلان
اب **قادری** ہی آپکے دروازہ پہ سائل

فیض عام آپکا ہی ای شہ غوث الاعظم	آپکے در کا گدا ہون نظر فیض و کرم
آپکی دوش اوپر ہی قدم شاہ رسل	اس سبب ساری ولی آپکے ہین زیر قدم
قطب الاقطاب ہو اور غوث ہو ثقلین کا تم	مین غلام آپکا پابند ہون در بند الم
آپکی ذات مین ہی سر خدا کا ظاہر	آپکو خاص نیابت ہی رسول اکرم
تم ہو خورشید ہدایت کے فلک پر بیشک	مضطرب بی سر و ساماں ہون گم کردہ رہم
استقامت برہ راست عطا کر مجھکو	التجا میری یہی ہی یہی مانگون ہر دم
میرے دلکو نظر پاک عطا کر ایسی	دیکھیے تشبیہ اور تنزیہ کو یکجا باہم
خاص مئے اپنی سے گر جرعہ عطا فرماؤ	وہم ہستی کا مٹے اور نہ رہے خوف عدم

قادری کب تجھے امکان جو کرے مدح و ثنا
ہی زبان بیان سے گنگ عاجز ہی لکھنے سی قلم

دمبدم کرتے ہین سجدہ پیر میخانہ کو ہم	بیٹھے ہین مئے شوق سی بھر دلکی پیمانہ کو ہم

انسان سے حاصل ہوئی تب عشق کی بازی
جب اپنی متاع ہستی کی سب ہار گئے ہم

سرمست اور سرشار ہوئے ایک نظر سے
جب ساقی سرمست کے دربار گئے ہم

تشبیہ کی [illegible] محفل عشاق مین جب ہم

دیوان قادری اردو

[illegible]

میم و ن	جب نظر تفکر سے کئی حضرت دل میں ای قادری تب محرم اسرار ہوئے ہم	ردیف

کیا کہیں تجھکو ہم جو کیا ہیں ہم	سر حق نور مصطفےٰ ہیں ہم
عالم امر و خلق سے برتر	باطن حضرت عما ہیں ہم
گرچہ ظاہر میں ہیں گدا صورت	لیک باطن میں بادشاہ ہیں ہم
نہ خلائی ہیں ہم نہ دھریہ	حق پرستوں کے آشنا ہیں ہم
حسن اپنے کے ہم ہیں خود عاشق	آپ ہی اپنے دلربا ہیں ہم
صنع حق کا ہے عالم آئینہ	صاف آئینہ حق نما ہیں ہم

قادری فیض نور احمد سے
شاہ جیلان کے گدا ہیں ہم

ہو الاول ہو الآخر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم	ہو الباطن ہو الظاہر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم
وہی ہے وحدت و کثرت وہی ہے صورت و معنی	وہی بصیر وہی باہر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم
نفخت فیہ من روحی دیکھو دم کی شان اندر	ہو اقرآن میں صاد کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم
وہی دانا وہی بینا وہی گویا وہی شنوا	وہی ہے حی و ہم قادر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم
وہی ہے علم میں اعیان وہی ہے عین میں کون	وہی پیدا وہی ساتر کہیں ہم کیا جو کیا ہیں ہم

وہی ہے عاشق شیدا نہ ہم ہیں نہ ہم ہیں نہ ہم
بلند آواز سے مرغ چمن کہتا ہے گلشن میں
یہ شاخ گل وہی گویا نہ ہم ہیں نہ ہم ہیں نہ ہم
دیکھو سب نور احمد ہے ہمیں نہ ہم ہیں نہ ہم ہیں ہم
قادری درمیان
وہی خواجہ وہی مولا نہ ہم ہیں نہ ہم ہیں نہ ہم ہیں ہم

یا غوث الاعظم اپنے دامن لگا ہوں میں
مجھکو غم ہیبت سے مجھکو اگر نارسا ہوں میں
حاجات دو جہاں سے ہوا ہوں میں بے نیاز
کاسہ لے کر آیا ہے در کا گدا ہوں میں
نذر ہے مجھ کیا ہے نہ مجھ سے ہو سکا سوالی
امید وار آپ ہیں نظر عطا ہوں میں
نہ مجھ طمع نہ غرض ہے شاہ و عالم سے
ہم شاہ عالیجاہ کے در کا گدا ہوں میں
بے چارہ ہوں بیتاب و ناتوان
امداد کرو سائیں جاتا ہوں میں
جود ذات

جو کہو جو ہے ہرگز نہیں یہ غیر وجود
گر عدم کو تم عدم سمجھو تو دشوار نہیں
منفق اس پر ہیں سب ہیں ازلی معدوم
جو عرف دیکھو بجز رویت و دیدار نہیں
ثم وجہ اللہ ہے امر اللہ کا قرآن اندر
ارتفاع غیر کا پھر کیا تو درکار نہیں
جلوہ یار عیاں ہے کہیں اغیار نہیں
قادری دیکھ جا فقر خطا ہے کہ نہیں
وحدت حق واحد و یکتا ہے نہیں صد اسکی

نکتہ نادر ہے وسے معلوم اسرار نہیں
کلمۃ الحق ہے جو انکار کرے وہ جانے
اس سے کچھ بحث نہیں حاجت تکرار نہیں
آپ فکرت سے کرو گلشن دلکو سرسبز
ایسی کونین میں کوئی گلشن و گلزار نہیں
قادری طول کلامی سے نہیں کچھ حاصل

دیوان قادری اردو

جز ذات پاک کے میرا نہیں کوئی	دل سے غلام آپکی سرکار کا ہوں نہیں

ردیف	ہر وقت کہہ رہا ہے یہی وسے قادری یا غوث الاعظم آپکے دامن لگا ہوں نہیں	نون

مسجدم تیری کانون میں یہی صدا تو اور نہیں پیا اور نہیں	پیا اپنا ہی آپ ہے پایا تو اور نہیں پیا اور نہیں
ہو معکم میں گر غور کریں بیشک یہی ثابت ہوئی	وفی انفسکم میں ہی امایا تو اور نہیں پیا اور نہیں
انما من نور اللہ قول ہی گر فکر کی نظر کریں اے عزیز	پھر غیر کہاں اور کون سوا تو اور نہیں پیا اور نہیں
ای مظہر مجمل یکتائی مصدر دانش و دانائی	یہی تار بجا ہی نکتہ سنا تو اور نہیں پیا اور نہیں
یہ طلب تیری ہی نادانی تو آپ ہی اپنا ہی جانی	دیوانہ ہوا بابان کہا تو اور نہیں پیا اور نہیں
جب غیر نہیں پھر کیسی نفی کیوں آتش وہم میں جلتا ہے	بیفایدہ آپکو ناحق جلا تو اور نہیں پیا اور نہیں

اے قادری جو کوئی شایق ہے سدا عشق میں کامل و فایق ہے ورد اسکا یہی ہے صبح و مسا تو اور نہیں پیا اور نہیں

کل شی ہالک قرآن میں پڑھا ہے کہ نہیں	محض نابود و عدم غیر و سوا ہے کہ نہیں
من و تو ہے جسے کہتے ہیں منزہ پیارے	غور سے دیکھ وہی ماو شما ہے کہ نہیں
حق کا جب امر ہو الظاہر و الباطن ہے	سمجھنا آپکو موجود خطا ہے کہ نہیں
اپنی ہستی سے گذر جینے کری ای پیارے	گر انا الحق کہے پھر او سکو روا ہے کہ نہیں

اس سے کیا اب کہے کہ طالب الطاف نہیں
ان میں [illegible] دیکھتا ہوں
[illegible] سمجھا ہوں [illegible] دیکھتا ہوں
[illegible] بیشک [illegible] دیکھتا ہوں
[illegible] سمجھ [illegible] دیکھتا ہوں
[illegible] بیگانہ [illegible] دیکھتا ہوں
[illegible] جلوہ [illegible] دیکھتا ہوں
[illegible] طور [illegible] دیکھتا ہوں
[illegible] دیکھتا ہوں
[illegible] سمجھا ہوں
[illegible] دیکھتا ہوں
[illegible] ہو سوا [illegible]
[illegible] بیدار کہاں

جلوۂ حسن عیان ہی ہی عیان ہر ہر سو
اہل بینش ہی کہان صاحب ابصار کہان

زاہد ہی زہد مین خوش عابد عبادت اندر
عاشق سوختہ جان فارغ و بیکار کہان

حضرت انسان کو کہتے ہین کہ سترِ خدا
ہمین کچھ شبہ نہین محرمِ اسرار کہان

کہتے ہین آپکو ایثار کرو بر سر یار
میری ہستی کے متاع لایقِ ایثار کہان

سیر زاہد کا کہان طیر کہان عارف کا
پشۂ لنگ کہان ہدہدِ طیار کہان

ردیف	قادری فیض ہے عام آپکا سب عالم پر غوث اعظم شہِ جیلان سا دربار کہان	ن و و

عشق نے دلکو ستایا کیا کرون کس سے کہون
مست و دیوانہ بنایا کیا کرون کس سے کہون

مئے نہ تھی پیالہ مین ساقی آتشِ جبار شو تھی
پیتے ہی مجکو جلایا کیا کرون کس سے کہون

نہ رہا کچھ اثرِ ہستی اور نہ علمِ نیستی
مطرباً کیا خوش سنایا کیا کرون کس سے کہون

جائے گلزارِ وحدت دل تھا لیکن عشق نے
دامِ کثرت مین پھنسایا کیا کرون کس سے کہون

رنگ مین بیرنگ ظاہر نشانہین بے نشان
قطرہ مین قلزم سمایا کیا کرون کس سے کہون

آپ انا احمد کہا ہی آپ ہی پھر آپکو
عبدہٗ کہکر چھپایا کیا کرون کس سے کہون

جبکہ بابا پیر کامل نور احمد قادری
کیا کہون پایا سو پایا کیا کرون کس سے کہون

ہمت مردانہ کر ہو مستعد عرفان کو

صاحب

قادری اسکا

ہو الموجود والواجد عدم ہے ماسوا یار دو

ہو الشہود والشاہد عدم ہے ماسوا یار دو

ہو المقصود والقاصد عدم ہے ماسوا یار دو

ہو الواجد ہو الموجود عدم ہے ماسوا یار دو

صاحب تحقیق جو ہین سمجھو مین یکسان	ہستی واحد کا مظہر واجب امکان کو

ردیف و

خاطر و باطن مین ہم ہی نور احمد قادری
دل کے ہاتھون بیچ پکڑ آ تیرے دامان کو

شتاب ساقی ز آتشین می پیالہ بھر کر پلادی ہمکو	حجاب میرا د ہستی میری کرم سی جلدی ہٹادی ہمکو
ہم آئی در خدا سو سوئے کرت تیری در سی کینے پیارے	اٹھا کے گھونگھٹ مظہر جہان کا جمال پیارا دکھادی ہمکو
ہماری انکھین کرا ہی روشن جو دیکھو ہر جا ہر جا مین تجھکو	ہر ایک مشہود زبانی پیارے کلام اپنی سنادی ہمکو
بوقت صبح بعد تضرع سوال ہمسی کیا یہ دانے	عبث ہے دوری کا وہم باطل ہو علم پڑہادی ہمکو

نہین ہے موجود غیر اللہ مہین ایک ہی قل ہو اللہ
بشکل عالم ہی کون پیدا اے قادری یہ بتادی ہمکو

ای دل تو راہ عشق مین مردانہ ہو مردانہ ہو	تو اپنی کر اپنی جان کو جانانہ ہو جانانہ ہو
تو حضرت انسان ہی لازم تجھے عرفان ہے	ہرگز نہ تو حیوان سا دیوانہ ہو دیوانہ ہو
ہر غم سے تو آزاد ہو خورسند ہو اور شاد ہو	ہر دو جہان کے فکر سے بیگانہ ہو بیگانہ ہو
کر ترک زہد اب زہد اہل مجلس نشین رندان کا ہو	دیوانگی سے در گذر فرزانہ ہو فرزانہ ہو

من و تو کا منشا عقل ہے لازم ہے تجھکو قادری
پی کر شراب بیخودی مستانہ ہو مستانہ ہو

دل و جان سے کرو تم حق بیکن

عبادت فرض ہے اما بلا شک

دیوان قادری اردو

جب دیکھایا جمال جانان نے	وارفتہ خود آ گمسا دیا مجھکو

ردیف	قادری شاہ نور احمد نے کیا کہون کیا سکھا دیا مجھکو	و

تم جس کو طلب کرتے ہو وہ شامل ہے یارو	مت خود ہی تحصیل سے بات اپنی بگاڑو
ہے شرط کرو فکر سے تم اپنی تحقیق	پیر کہتے کہا تمکو کہ تم آپ کو جانو
ممکن ہی نہیں ممکن ہو موجود بتا جی	غیر کون ہو تم آپ ہی منصف ہو بچارو
قرآن میں آیا ہے ہو ظاہر و باطن	منظور نظر کون ہے ذرا دیکھنے یارو
ہر صورت و ہر شان میں ظاہر نظر آوے	گر سرمہ ما زاغ تو تم آنکھوں میں ڈالو
اور عشق کی [illegible] اگر چاہتے ہو پایا	سب اپنی متاع ہستی کی یکبارگی لٹو

	ہے قادری کی عرض یہی ایشہ جیلان میں آپکا ہون آپ مجھے پار اوتارو	

بنایا مطرب نے مست [illegible] کیسی بجا کے ہمکو	دیکھایا عالم کو کیا تماشا بنا کے محفل نچا کے ہمکو
مٹایا ہستی کا وہم باطل خودی کا ہے فکر باقی	بنایا ساقی نے مست ایسا شراب کیسی پلا کے ہمکو
کہاں چھپو گے چھپکے کہ اب ہے چھپنا محال پیارے	ہر تعین میں مظاہر جمال بنا دیکھا کے ہمکو
ہے مثل مرآت ہستی واہمہ یان ہمین ہمدمی عقو	دیکھایا ہے حق نے جمال اپنا آئینہ اپنا بنا کے ہمکو

ای ساقی مے پرستان کیف [illegible]

ای قادری اب ذری منصف ہو بتا مجکو

مطلع

[illegible]

عطا کی نظر فرماؤ خدا را یا رسول اللہ
تمہارا ہون تمہارا ہون تمہارا یا رسول اللہ

جمال اپنا دکھاؤ تم مجھے ہر شان میں ظاہر
یہی ہے مدعا قلبی ہمارا یا رسول اللہ

ترا دیدار ہے رویت خدا کی بیگمان مجکو
یہی ہے من رانی مین اشارا یا رسول اللہ

ہوا ہے لن ترانی امر حق موسی پیغمبر کو
کیا ہر شان مین تمنے نظارا یا رسول اللہ

تیرے رتبہ سا نہین رتبہ کسیکا انبیاؤ نمین
تمہین ہو پیشوا ہر انبیا را یا رسول اللہ

تمہاری ذات مین نور حق ہے شک نہین اسمین
تمہارے نور سے عالم ہے سارا یا رسول اللہ

ہ	کرے ہر حال زار قادری نظر عطا اللہ غلام ہو نمین جناب آل عبا را یا رسول اللہ	ردیف

بے نشان جامع ہر شان ہے اللہ اللہ
پھر وہ آون کما کان ہے اللہ اللہ

عین ہے اسم میرہ ہے عین میرہ ہے عین کا عین
حضرت کون مین اکوان ہے اللہ اللہ

باطن انسان کا ہے جسکو احد کہتے ہین
حق کا ظاہر یہی انسان ہے اللہ اللہ

سمجھتا نہین وہ کبھی غیر خدا کو موجود
جو کوئی صاحب عرفان ہے اللہ اللہ

دولت عرفان سے بہرہ نہین جسکو حاصل
وہ تو انسان نہین حیوان ہے اللہ اللہ

تا ابد مست رہون ایسا ہوا ہون سرمست
ساقیا کیا تیرا احسان ہے اللہ اللہ

نور احمد ہے نہین قادری ہرگز یا رو
اپنا تو دین یہی ایمان ہے اللہ اللہ

ردیف	مقبول جناب نبی و علی منظور جناب شہ جیلان نور احمد قادری پیر میر اسبحان اللہ سبحان اللہ	نون

دو عالم سے کیا فارغ پلا لبریز پیمانہ
ارسطو یا کہ افلاطون سا گر ہووی فرزانہ
تمنا سب مٹین دل سے نہ کوئی آرزو باقی
اگر آدم ہے تو موصوف ہو اوصاف آدم سے
جب شاہ عشق نے تشریف فرمائی بملک دل
تیری بصر اور بصیرت سے ہوٹے گر گرد غیریت

زہے ساقی زہے مینا زہے پُر نور میخانہ
نگاہ مست ساقی سے وہ ہوے ملہم مستانہ
گدائی بینوا پر جب ہوئے الطاف شاہانہ
دل اپنا پاک کر عادات حیوانی سے مردانہ
ہوا راہ عدم اندر قدم زن عقل کا تہانہ
پھر سو آشنا دیکھین نہ دیکھین غیر و بیگانہ

ردیف	جناب نور احمد قادری ہین رہبر و ہادی ادا ہو کس طرح ایسے ولینعمت کا شکرانہ	شین

دوش ساقی نے مجھے جام پلایا واہ واہ
آمد آمد جو سنی شاہ خوبان کی فوراً
جسم و دل بلکہ میری جان ہوئی رقص کنان
عشق کے لطف کا کب شکر ادا ہو ہمسے
سر بسر یار کیا آپکو جسنے ایثار

میری ہستی کا سبھی رخت جلایا واہ واہ
عقل نے چلنے کو کیا قدم اوٹھایا واہ واہ
مطربا نغمہ خوش کیسا سنایا واہ واہ
رنگ بیرنگ بہر رنگ دکھایا واہ واہ
اپنے دلدار کو پھر آپ مین پایا واہ واہ

ورائے عرش ہو تا فرش کیا نظارہ ہر مظہر جو ہو گذرا اور ہے موجود یا جو کچھ کہ ہوئیگا	نگاہ ہے عارفان اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے یقین کاملان اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے

نہ سمجھو یہ زبانِ قادری سے نظم آرائی
کلام وہم بیان اندر محمدؐ ہی محمدؐ ہے

ہر شان میں عیان ہے جمالِ محمدؐ سے ارواح تمام مظہر روح محمدؐ سے اجسام کا ظہور ہوا اوسکی جسم سے حاجت نہ کچھ رہی اوسے آبحیات سے جو انبیا کرام مین اور اولیا تمام بیشک ہوا ہے رویت و دیدار حق اوسے	اعیان ظل عین کمال محمدؐ سے اصل ہمہ مثال مثالِ محمدؐ سے صلواۃ بر محمدؐ و آلِ محمدؐ سے جسنے پیا ہے جام زلالِ محمدؐ سے سب پر ہے عام فیض نوالِ محمدؐ سے دیکھا ہے جسنے پاک جمالِ محمدؐ سے

لولاک اوسکی شان مین آیا ہے قادری
مازاغ ہے مبین حال محمدؐ سے

یا غوث الاعظم قطب الہدیٰ مجھہ عاجز کو بھیک ملے نایب خاص نبی کے ہو تم وارث شاہ علی کے ہو تم ایسا مجھکو بھیک دلا نا مٹ جاوے سب کھونا پانا	سب ولیوں کے تم سردار مجھہ عاجز کو بھیک ملے واہ سانچی تیری سرکار مجھہ عاجز کو بھیک ملے تیرا ثانی نہین کوئی داتا مجھہ عاجز کو بھیک ملے

جگا کر عشق نے خواب عدم سے
پلادے جام پُر کر اور جھوڑ ادے
مرے گر تیر کیا غمزہ کا اے دل
کیا طواف جسنے کعبۂ دل
مُصفا گر کرے آئینہ دل
فراغ دل اگر چاہتا ہی پیارے
سُنے عاشق تیرے آوازہ ہردم
زبان سے کب ہووے تقریر احوال

کیا حیران مجھ کس درد و غم سے
خدا را ساقیا اب ہمکو ہم سے
چھوٹنگا زلف کے تب پیچ و خم سے
اوسے کیا حاجت احرام حرم سے
بیہ اولے ہی ہزاران جام جم سے
اوٹھا دل کا تعلق بیش و کم سے
زہر ذرہ نہ تنہا زیر و بم سے
لکہا جاتا نہین ہرگز قلم سے

ہوا ہی قادری مشہور آفاق
جناب شاہ جیلان کے کرم سے

سنو تم عشق ذو لیشب عجب نکتہ سنایا ہے
نفخت فیہ من روحی ہی نازل شان آدم مین
فبی یسمع و بی یبصر سبین قرب انسانی
انا احمد بلا میم انا عرب بلا عین
وہی ہی اول ہی آخر وہی ہی باطن و ظاہر

پڑہ الانسان سری کو تیا کیا خوش تیایا ہی
لقد کرمنا بنی آدم کلام اللہ مین آیا ہے
کرم سی خلعت فاخر خلافت کا پہنایا ہے
سمجھ اس حکم کے معنی نہ تمسے کچھ چھپایا ہے
بہر صورت بہر مظہر جمال اپنا دکہایا ہے

خودی کفر ہے بیخودی عین ایمان
لگے دین ہی کہتے عشاق سارے
سعادت شہادت کی ہوا اسکو حاصل
کہ جو آپ کو اول از موت مارے
قمار محبت مین وہ بازی بارے
جو اِہی متاع دل و جان ہارے

بیخوف عدم سی کیا ہستی ہم کنارے
ساقی نے عنایت ہم کو جام پلایا
پھر کون ہی اور کیا ہے تو دیکھ پیارے
عجب اول و آخر ہے وہی ظاہر و باطن
ہستہ میں جسے رشتہ وحدت کے تارے
ہر ذرہ ہم سنتے ہیں وہ آواز انا اللہ
اسو سطر ہر دم ہمہ تن دلکو ہو لارے
ہر آن مین جلوہ ہی نیا حسن نگارے

ای قادری صد شکر علیشں شہ جیلان
ابشاہ نجف ہوے مددگار ہمارے
ساقی میں وحدت کا ہے جام پلادے
یہ محض غلط وہم مین و تو کا مٹادے
صورت مین [illegible]
اور جلوہ [illegible]
[illegible]

کرتے ہین جمع کسعرت دلمین نگاہ فکر
حاجت کچھ ہی ہی [illegible] ساقیا
کیا طرفہ تر ہے مشرب صافی محققان
نزدیک بیخودان وہی [illegible] ہی بگمان
دلدار سیر ہوگئے ہین جو قربان جالسے

وہ رفتہ رفتہ مطلع انوار ہوگئے
ہم تو نگاہ تیری سے سرشار ہوگئے
گر دل مین غیر گذرے گنہ گار ہوگئے
بند خودی مین جو کہ گرفتار ہوگئے
انجام کار آپ ہی دلدار ہوگئے

[illegible] ہے مایہ ایمان قادری
ہم [illegible] کے نام پاک پر ایثار ہوگئے

جسے دنیا مین [illegible] آتا ہے
تیرے میخانہ میں کیا [illegible] ہے ایساقی
کچھ رہتا ہے باقی نظام عقل سے ہرگز
وہ پہونچے منزل مقصود کو [illegible]
ہوا ہوں آشنا جب سے جمال دلبر رعنا
عجب ہے جوش مستی کا [illegible] میں

شراب وصل جانان کا اوسی پیمانہ آتا ہے
عجب سر مست ہوتا ہے اگر فرزانہ آتا ہے
جب اکو ملک میں شاہ جنونکا تہانہ آتا ہے
جو دیوانہ زندگی ہوتا ہے کو مردانہ آتا ہے
جدہر دیکھو نظر مجکو نکو ای بیگانہ آتا ہے
عیان ہوتا ہے اب بیشک کوئی مستانہ آتا ہے

تو [illegible] قادری مشاہد [illegible] غارتگر ایمان
[illegible] مدل [illegible] آتا ہے

دیوان قادری اردو

[illegible]

ای قادری [illegible]

[illegible]

بنایا ساقی ذُ مست و بیخود شراب صافی پلا پلاکے
اٹھایا وہم جدائی دلسے وہو معکم پڑہا پڑہا کے

ٔشی نے پایا ہی گنج ایسا نہو سکی ہی حساب جسکا
حصار اپنی خودی کا توڑا جسنی یار و بنا بنا کے

یہ نکتہ خوش روش عاشق رند کہہ رہا تہا بہ بزم رندان
یہ عشق کی بازی بالی جاوے دو کان ہستی لٹا لٹا کے

اے زاہد خشک نے ہے علم بزرگاری ہی بزرگاری
بتا کر کیا تیری ہاتہہ آیا عبث یہ دلکو جلا جلا کے

اے قادری اب خموشی بہتر زبان درازی کیا ہے حاصل
ہوا ہے بدنام ہیچ خلقت کی ایسی باتین سنا سنا کے

صفا کر دلکو یہ آئینہ بی زنگار کافی ہے
عیان ہی اسمین گر دیکھین جمال یار کافی ہی

گذری غیر کچہہ نہیں یہی تصدیق قلبی ہی
زبان سے عین بولو تم یہی اقرار کافی ہے

نقاب جلوۂ جانان یہی پندار ہستی ہے
بت پندار کو شمشیر لا کی مار کافی ہے

کلام اللہ مین فرمان حق اقرار کتابک ہے
پڑہو ہر دم کتاب اپنی یہی تکرار کافی ہے

بحکم لَن تَنَالُوا البِرَّ حَتّٰی تُنفِقُوا یار و
کرو قربان جان اپنی یہی ایثار کافی ہی

سقاہم ربہم ساقی وہو معکم کے ساغر مین
شراب نحن اقرب پی یہی سرشار کافی ہی

نہین کچہہ غیر حق باللہ دیکہو ہر طرف وجہ اللہ
یہی ہی روئیت اللہ یہی دیدار کافی ہے

خودی کو دور کر پہر خود مین خود کو دیکہنا یار و
یہی العلم نکتہ ہی ز صد طومار کافی ہے

نکر آگے بیان اے قادری یہ ہے بہتر نہانی
جو اہل ہوش ہی اسکو یہی اظہار کافی ہے

[illegible]

بہر جام بیخودی و محو سا قیا	ایسا پلا کہ باقی نہ کچھ ہاو تو رہے

یہی التماس ہے شہ جیلان سے قادری
نہ میں رہوں نہ یار کی کچھ جستجو رہے

ہستی سے گذر جانا بہلا کام یہی ہے	مذہب یہی ایمان یہی اسلام یہی ہے
عاشق کے تئیں کرتا ہے معشوق بلا شک	ای عشق تیرا آغز و انجام یہی ہے
دے بیخودی کے بہر کے پلا جام اے ساقی	الطاف و کرم ہے یہی انعام یہی ہے
بیخود دیکھنا دیکھے جو بانا ہے پہلے	ہر وقت یہی پیارے او ہنگام یہی ہے

اے قادری مے عشق ہے بھر دل کا پیالہ
مے صاف اسی کیجئے میں او جام یہی ہے

پیو پیارا تن من ہوا یا ہم کو دکہا ویگا	مانند مجنون بیخود ہوا نا لیلی شور مچا ویگی
رنگ دوئی سے صاف عالم کو ...	آپ ہی اپنی آنکھوں اپنا حسن و جمال دکہا وینگے
کان و قلم ...	غیر کا باطل وہم ہیارے وسی صفا او ٹہا وینگے
اول پاک ...	گم کر آپکو وحدت میں ...

خود احمد شاہ مرشد ... فیض ... ہم دم شامل
قادری ... گھول گھما وینگے

[illegible]

[illegible]

ڈھولک نئی طنبور نیا اور نئی ستار	مطرب نے خوب ساز بجائے نئے نئے
مینا نیا شراب نئی کیا کروں بیان	ساقی نے کیسے جام پلائے نئے نئے

اسرار منکشف ہوئے اسپر اے قادری
مرشد نے جسکو بھید بتائے نئے نئے

کیا جان فزا میں جو صبا کے یہ جھولا ہے	خوش دیتی ہیں ہر گل کو چمن بیچ ہواری
آراستہ اور سج رہے ہر طرف عراقین	لبریز ہیں سب حوض اور جاری ہیں فوارے
ہے سبز اور شاداب ہے ہر چمن و گلستان	مرغان چمن نغمہ میں مصروف ہیں سارے
اب موسم گل عیش کا ہے وقت اے ساقی	اک جام سے آجائینگے خوش مجکو ترارے

اے قادری ہر فکر سے بےفکر ہو واللہ
والی ہیں جناب حضرت حسنین ہمارے

فارغ ہے دو جہاں سے اہل مقام نیستی	شاہ زمین و ہم زمان جو ہے غلام نیستی
نعمت دو جہان سے ہے اوسے احتیاج کب	جسکو عطا ہو غیب سے دولت تام نیستی
دل میں ہو جسکے آرزوئے سیر و عروج آسمان	لازم ہے اوسکے واسطے فکر مدام نیستی
ہستی سے پاک ہے بسر عین و سوا سے بیخبر	جسکو پلایا عشق نے جرعۂ جام نیستی
وصف و ثنا سے کب ہو بیاں اے قادری	صبح بقا کا بیگمان مطلع ہے شام نیستی

نہ قصہ ہی نہ علم اعتنا کا
نہ بیکار ہے نہ پابندی بکار ہے
نہ رہ سوجھے نہ تدبیر اور نہ چارہ
نہ عبد و رب نہ تواجد نہ علاج ہے
بیان ای قادری کب ہو زبان سے
یہ راز عشق ہے بس نا تمام ہے
ساقی زروی لطف ہی کہتا پکار ہے

[illegible]

ہین نور واحد سب جلوہ نقوش ساری ہاج کثرت	تمام نور محمدی ہی ہیوم و جسم و مثال کیا ہے

وجود واحد ہی چون سیاہی تعین اوسکی حرف سارے
بجز سیاہی ای قادری دیکھیم کیا ہی اوڈل کیا ہے

صنم شایق ہین ہم تیری لقا کے	جمال اپنا دکھا گھونگھٹ اوٹھا کے
نہیں کچھہ جام مئے سے اونکو حاجت	کہ جو سرمست ہین نظرے عطا کے
جو ہین آگاہ از سر معیت	وہ کب پابند ہین ما و شما کے
مشاہد ی ساقیا وہم من و تو	پیا پے نشۂ وحدت پلا کے
تیرے ای عشق ہون قربان کہ تونی	جلایا خرمن ہستی بنا کے
نہیں نعمائے جنت کے طلبگار	دل و جان سی جو ہین عاشق خدا کے

نہین ای قادری کچھہ خوف اونکو
غلام ہین جو شۂ مشکل کشا کے

پلادے ساقیا لبریز جامے	جلادے خرقۂ ناموس و نامے
بہار آئی ہے اب سرمستی اولی	میرا اب زہد و تقوی کو سلامے
مٹین دل سے سبھی رسم و اضافات	کئے ہین جو کہ پیدا عقل خامے
نہ سوجھے قرب و بعد و وصل و ہجران	نہ کفر و دین نہ حال و مقامے

[illegible]

بادیئی کی تنفکرای قادری جو دیکھین
طالب ہے آپ اپنا مطلوب خود نمونا ہے

ساقیا وہ تیرا پیمانہ پلانا یاد ہے
حسن معنی کا دکھا کر آئینۂ صورت کے بیچ
ہو معکم اپنا کنتم کا خوش کرکے بیان
کل شئی ہالک کا کر بیان سب مدعا
ظن دوری کا کبھی دل مین گذر کرتا نہین
کلشئے فی کل شئی کے معانی سمجھکر

الکدم مین قید ہستی سی چھوڑانا یاد ہی
رنگ مین بیرنگ کا جلوہ دکھانا یاد ہی
دل کو دلبر ایک آن اندر بنانا یاد ہی
وہم باطل غیر کو دلسی اٹھانا یاد ہے
مجکو ہر دم نحن اقرب کا پڑھانا یاد ہے
سارے عالم کو بھی اپنی بیچ پانا یاد ہے

جو سمجھایا ہے مجھی شہ نور احمد قادری
کہہ نہین سکتا ولیکن وہ سمجھانا یاد ہے

جب عاشق سبق وحدت مشق کے مکتب مین پڑھتا ہے
طلب کرتی ہی طالب کو جدا مطلوب سی وہ یارو
مسیر طیر فوق العرش ہوتا ہے اوسی فوراً
سنایا عاشق حیران نی نکتہ بس عجیب و غریب
عیاں ہوتا ہی اوسپر قادری اسرار پنہانی

وہ فوراً حرف کثرت لوح دلسی دور کرتا ہے
وہ خود مطلوب ہوتا ہی طلب سے جو گذرتا ہی
جو مردان نفس کے سر پر قدم اپنا جو دھرتا ہی
کہ خنجر عشق کا زخمی نہ جیتا ہے نہ مرتا ہی
جو دامن پیر کامل کا یقین دل سی پکڑتا ہی

جودی کے کوہ کو پہن کر ای جسکا جی چاہے
حباب آسا دریای حقیقت بیچ ہو کر یارو
درون قلزم وحدت سماؤ جسکا جی چاہے
وہ ہو معکم خدا کا ام ہی قرآن کے اندر
سمجھکر نحن دوری کو اٹھاؤ جسکا جی چاہے
اگر ہو شوق ہم عالم آفاق و انفس کا
چھوڑو الکونین آئینہ بناؤ جسکا جی چاہے

ہم شاہ ہوئین بندہ ہون عالی تر پایہ
اے صاحب سلطان

جلوہ یار کا ہم سو کہین مستور نہین
دیدۂ دل بلکہ

نزدیک ہی سے نزدیک کہین دور نہین
یا قادری ہو...

جو کہ مانگون ہو مین ساقی سی لب پیالہ
یارو با عجز و نیاز

جذبۂ عشق تو فرض ہی مرے آنکھون نہین
مجھکو گنہ خدا

آپ معشوق ہی اور آپ ہی اپنا عاشق
یہ سخن ہی الحق

غیر اوسکے تو کوئی ناظر و منظور نہین

رم وحشت کے تئین چھوڑ تیرا رام ہوا	قید بے دام ہوا
شب کو در خواب بعد شوق گلی سی لگنا	ہوگا اب وصل مجھے ہجر کا انجام ہوا
اوس صنم کو دیکھا	مجھے الہام ہوا
ہی عبث ناصح بہ تنگ یہ نصیحت تیری	حاکم عشق کا جو کام کا احکام ہوا
نہین تقصیر میری	مجھسے سو کام ہوا
چھوڑ کر ورد وظائف تئین اور صوم و نماز	کر بصد عجز و نیاز
قادری کو ہمہ ورد تیرا نام ہوا	صبح اور شام ہوا

دوست نہین معلوم کہ کیا مجھکو بلایا	فوراً او مین بیٹھی ہی میرے دلکو جلایا
ایساقی مستان	جلتی ہی پڑی جان
ور زمرۂ ارباب محبت وہی عاشق	جسنے سر دلدار پہ دل اپنا گنوایا
ہی غمخمین صادق	اور جان کو قربان
گہ زندہ کری ہنسنی سی گہ غمزہ سی مارے	نیرنگیان اوسکی نے میری دلکو ستایا
وہ دلبر رعنا	آنکھین ہوئی حیران
آزاد کیا ہستی موہومہ سی یارو	ہر جلوہ بہ نیرنگ بہر رنگ دکھایا
اس عشق نے ہمکو	یہ عشق کا احسان

دیوان قادری اردو

یارو ہستی ہی کہ سفر ہی...
انقطاع و ہجر...
...نہین

قادری طول کلامی سی نہیں ہی حاصل
اور نہین ہی...
...

رباعی

...

رباعی

رباعی

بس ناتوان ہون عشق کا راہ سخت پُر بلا — وقت کرم ہے جلد پلا جام ساقیا
حیرت مین ہون نہ سوجھے ہے تدبیر کار کچہہ — نہ دل رہا ہے ہاتہہ مین نہ دلربا ملا

الحمد اللہ و المنۃ کہ با تمام رسید نسخہ متبرکہ دیوان قادری اُردو مولفہ حضرت پیر دستگیر نایب سید محی الدین جناب میاں صاحب میان غلام محی الدین تخلص قادری در سنہ ۱۳۰۲ ہجری

تمت

تمام شد

قراری کردہ ام باخود نہ پیچم سر ز درگاہ — سرا ینجا سجدہ اینجا بندگی اینجا نیاز اینجا

دیوان فارسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای صدر بزم مرسلان مشتاق دیدار توام | ای باعث ایجاد جهان مشتاق دیدار توام
آدم نبود و نه جهان بودی نبی هم آن زمان | ای خاتم پیغمبران مشتاق دیدار توام
طور ست موسی را مکان عیسی را بر اوج آسمان | معراج تو بر لامکان مشتاق دیدار توام
جسم تو صافی تر ز جان جان تو جانها را ست جان | حکمت روان بر انس و جان مشتاق دیدار توام
چون سر اند جسم جان سازند هر دم بیگمان | خاک درت را عرشیان مشتاق دیدار توام
از نور تو گشته عیان هم این جهان هم آن جهان | ای نور ذات بی نشان مشتاق دیدار توام
جلی امام دو جهان بنما جمال خود عیان | در ظاهر و هم در نهان مشتاق دیدار توام
حسن امیر مومنان حسین والی بیکسان | کو ذوق و شوق خود نشان مشتاق دیدار توام
از بهر غوث انس و جان آن دستگیر عاجزان | خود را نما در هر نشان مشتاق دیدار توام
بطفیل قدوه عارفان شه نور احمد جان جان | بنما بمن ره صادقان مشتاق دیدار توام

شاهِ ولایت هم توئی میرِ حمایت هم توئی
بر قادری نظرِ عطا مشتاق دیدارِ توام

جمالِ ذاتِ پاکِ مصطفی را آرزو دارم — لقای حضرتِ مشکل کشا را آرزو دارم
غلام از دل جنابِ سیدِ خیر النسا هستم — من از حضرت حسن فیض و عطا را آرزو دارم
بنامِ آن شهیدِ کربلا جان را فدا سازم — ز زین العابدین هر دم بقا را آرزو دارم
بشاهِ باقر از دل التجائی فیض میدارم — ز حضرت جعفرِ صادق صفا را آرزو دارم
بسی امیدها دارم بنامِ حضرتِ کاظم — رضای حضرتِ موسیٰ رضا را آرزو دارم
برای رویتِ حضرت تقی مشتاق تر هستم — من از حضرت نقی نور و ضیا را آرزو دارم
امیدِ لطفها دارم ز حضرت عسکری هردم — ز مهدی هر زمان راهِ هدی را آرزو دارم
زهی محبوبِ سبحانی معظم قطبِ ربانی — ز لطفِ او حصولِ التجا را آرزو دارم

نیازا ای قادری چون نورِ احمد پیشوا داری
طفیلِ او قبولِ این دعا را آرزو دارم

ای غوث الاعظم ذوالعلا مشتاق دیدارِ توام — ای قبلۂ شاه و گدا مشتاق دیدارِ توام
ای نائبِ خیر الوریٰ سردارِ جمله اولیا — ای شاه عالیجاه ما مشتاق دیدارِ توام
بهرِ خدا و مصطفی و ان حیدرِ مشکل کشا — بنما جمالِ خود بما مشتاق دیدارِ توام

دیوان قادری

[illegible] مصطفی [illegible] مشتاق دیدارِ توام [illegible]
[illegible] قادری [illegible]
[illegible] قطب الاقطاب [illegible]
غوث اعظم [illegible] محی الدین جیلانی
[illegible] محی الدین جیلانی
المدد [illegible] محی الدین جیلانی
ای غلام محی الدین [illegible]

اهل ظاهر را گمان دیگر است
واجب و ممکن ز آیات وے است
لی مع الله عاشقان را ... دوام
اینچنین صاحبقران دیگر است
تنزیه و تشبیه را جامع شود
نهان و هم عیان دیگر است
در حقیقت کثرت عین وحدت است
آن هیولا بی نشان دیگر است
بی نشان هم با نشان دیگر است

حضرت انسان و قرآن دیگر است
هر که بر دل نقش الا الله زند
بی شک او صاحب گمان دیگر است
نردبان سازند عقل و علم را
وز فلک نردبان دیگر است
این همه خطرات تو نهان غیب

بی نشان و نشان نور احمد	جامع جمله شان نور احمد
غیر او نیست اول و آخر	هم نهان و عیان نور احمد
محرم سر تنزیه و تشبیه	قدوهٔ عارفان نور احمد
عقل ز شرح وصف او عاجز	برتر است از بیان نور احمد
نایب خاص شاه جیلانی	والی بیکسان نور احمد
قدسیان سرمه چشمها سازند	خاک پاک آستان نور احمد
سوی دنیا و دین نظر نکند	بندهٔ بندگان نور احمد
اسم من ساجد است اسمش را	سجده جانم بجان نور احمد

مکرر

قادری را همین بس است که شد
بیقین مدح خوان نور احمد

در پرده و بی پرده همه یار به بیند	در خانه و در کوچه و بازار به بیند
در هر شکن زلف عیان عارض رنگین	خورشید درخشان بشب تار به بیند
اندیشهٔ خار است درین سیر گلستان	در خلوت دل گلشن بیخار به بیند
هر وقت بجوش است خم بادهٔ وحدت	ذرات جهان را همه سرشار به بیند
پیدا شده آن یار بدین صورت اغیار	ای قادری غلط است گر اغیار به بیند

دیوان فارسی

این ... نهان ... و عیان دیگر است
... را ... عیان دیگر است
... قادری
... دیگر است
... ذات او دیده ام
... را در ... دیده ام
... بصورت ... صفات
... دیده ام
... عین ... دیده ام
... دیده ام
... دیده ام
... بالا دیده ام

همچو مردان پاک شو از کفر و دین | عشق را زین ها مبرا دیده ام

من بذات نور احمد قادری
هم فدا او مصطفی را دیده ام

بهر صورت رخ دلدار دیدن آرزو دارم | ز هر سوی صدای او شنیدن آرزو دارم
درون خانهٔ کثرت چرا باشم چرا باشم | که من در وحدت گلشن چمیدن آرزو دارم
بهر جانب [illegible] نمی بینم [illegible] نه بیند و دیده ام غیری | که من در انجمن خلوت گزیدن آرزو دارم
نه با دوزخ سروکارم نه جنت [illegible] | بجان سوز محبت را خریدن آرزو دارم
نه با عطرست پروایم نه با نافه سری دارم | که بوی طرهٔ جانان شمیدن آرزو دارم
[illegible] هم گویند منم شاه میاز لاهوتی | بسیر عالم قدسی پریدن آرزو دارم

مشو ای قادری نالان ز پابندی درین زندان
[illegible] نشه جیلان رسیدن آرزو دارم

بوقت صبح ساقی داد جامی | شدم از حال فارغ وز مقامی
چنان سرمست گردیدم ندانم | که ممکن چیست هم واجب کدامی
اگرچه هست بی نام و نشانی | مسمی اوست خود با جمله نامی
انا احمد منم هم عبده خوان | همون خواجه همون عبد و غلامی

هم عرشم و هم فرشم هم کوکب و افلاکم	هم اربعه ارکانم آلان کما کانم

سلطان سرافرازم هم قادری شد نامم
بنده شه جیلانم آلان کما کانم

در بطون بی نشان توئی و توئی	در نشان هم عیان توئی و توئی
نیست کس لامکانی جز تو	هم مکین و مکان توئی و توئی
هم تو جمعی و فرق هم از تست	مظهر این و آن توئی و توئی
تو چو جانی و عالم است چو جسم	بلکه هم جان جان توئی و توئی
من چه گویم بوصفت ای انسان	جامع جمله شان توئی و توئی

قادری زین بیان زبان درکش
گرچه طال اللسان توئی و توئی

حق را کجا بیابی خود را چو غیر دانی	نیکو شناس خود را بنگر که عین آنی
کی از غم جدائی باشد ترا رهائی	تا آنکه هو معلم فهمی نه با معانی
گر با خودی بگوئی صد بار رب ارنی	آید ترا صدائی ز انسو که لن ترانی
در دشت و کوه چه گردی در خویشتن نظر کن	جو یائی هر چه هستی بینی که خود همانی
آئینه خدائی از زنگ ها صفائی	زادراک و رای جامع جمیع شانی

دیوان قادری

اللہ

سی حرفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الف آپکو سمجھ پیاری ایسی اور عبادت ناہین
نفس اپنے پر حاکم ہونا ایسی اور شجاعت ناہین
اپنی آپ کتاب پڑہو تم ایسی اور تلاوت ناہین
قادری حق کا راہ تپانا ایسی اور سخاوت ناہین

ب بڈیائی اوہو تیری آپکو آپ پچھان میان
اول آخر ظاہر باطن حکم ہے وچ قرآن میان
آپ ہی پیارا ظاہر ہویا اندر ہر ہر شان میان
قادری غور سی خوب سمجھ لے کون ہین تو دنیا میان

ت تو ہین آپی یار ہین اپنا جنہون طلب تو کردا ہین
وہو معکم اینما کنتم قرآن اندر پڑھ دا ہین
ناحق وہم کی آتش اندر آپی پیا تون جردا ہین
قادری مین کی آنکھاں تینون نظر نا کردا ہین

ث ثابت ہو راہ عشق دی عاشق قدم جو دہردا ہی
اپنے آپ سے گذر کے عاشق وہن عشق دی تردا ہی
آخر کار وہ بیشک یارو دم معشوق ہودا ہے
قادری ہے یہ کار فضل دا عقل فکر کی کردا ہے

جیم جدا ناہین یار تیرے سے تیتھون تیری نیڑے ہی
وفی انفسکم قرآن اندر حکم ایہہ حق وچہ تیرے ہی
کافر وہم سدا ہر ویلے تینون پیا نکھیڑی ہے
قادری وہم کے سارے جہیڑے حضرت عشق نبیڑے ہے

ح حیران نہو تون پیارے دامن مرشد کامل پھڑ
دلو چہ تیری ذرہ نگذرے کچھ اندیشہ خیر اور شر
جو فرماوے مرشد تینون ہمت کرکے اوہو کر
قادری پھر کیا عذر ہے باقی جب دیدتا اپنا سر

خ خودی کو چھوڑ پیارے ناہین تون کچھ پاوینگا
آدم صورت ہو کر ناحق پھر حیوان کہاوینگا
نہین تان دام خودی وچہ پھس کے ایوین جرم گوادینگا
قادری مرشد سچے باجہون راہ شیطانی جاوینگا

و دوئی کا وہم ہی باطن جہو بیان تیون پایا ہی
ایہ گل او ہو جانے جنہون مرشد آپ سمجہایا ہے

ذ ذکر ہر دم کرنا غافل دل نہونا جے
حاضر ناظر جان اللہ کو اپنے آپ کو کہونا جے

ر راضی ہر حال رہنا کرنا شکر مدام میان
خالی کر دل حرص ہوا سے اسو جیہڑا آرام میان

ز زہد اور ریاضت پیارے ہر دم ہی تیرا مقصود
نکتہ نادر سمجہ پیارے خود ہی عابد خود معبود

س سنو اور سمجہو یارو دل نہین کو کرکے حاضر
آپ ہی صورت آپ آئینہ آپ ہی مرئی آپے ناظر

ش شرک کے جڑ کو بالکل جب تون دسیر دہو دینگا
مومن ہو کے دو جہان بیچ سکہہ کی نیند سوینگا

ص صاف کر غیر سے دلکون ہمت مردانوالی کر
دنیا دین سی گذر پیارے حوصلہ اپنا عالی کر

ض ضرور ہے لازم تینون آپکو خوب پچہان میان
جسنے اپنا آپ نجانا رہیا اوہ حیوان میان

ط طلب گر حق کی تینون نفی خودی کی شرط ضرور
جسنے حق موجود پچہاتا اندر باطن بیچ ظہور

ظ ظاہر ہین اوہو ظاہر جیہڑا مخفی اندر باطن
تا اچہیم خدا کا پیارے نامہ ہی فرمایا ہے

قادری انہو مرشد دا مین پل پل شکر بجایا ہے
جاگدیان سوندیان اوٹہدیان کرنا دہیان بے شک جی
قادری اہو گل جسے سمجہی ہو یا مست ہتون تاجی

عینا مول نکرنی پیارے اہو اجہا کام میان
قادری دیہڑے حرصون خالی اوسدا نیک انجام میان

عابد اور معبود پیارے تینون کیا حاصل ہو سود
قادری مرشد سجہ باجہون ممکن ناہین کجہ بہبود

تنزیہ تشبیہ مرتبیدا معنی صورت دوجہ ظاہر
قادری تون درمیان نہین کجہ آپے اندر آپی باہر

تبجل میر دہیانی پیارے خاصہ مومن ہو دینگا
قادری آزاد ہو دوہ مین جو کجہ ہن تون ہو وینگا

دل ہے عرش خدا کا پیارے غیر سے خانہ خالی کر
غوث الاعظم مرشد سچا قادری تون خوشحالی کر

کیجیا سے حاصل ہووے اللہ کا عرفان میان
قادری جسنے مرشد پایا ہویا اوہ انسان میلن

حجاب تیرا ہے تیری ہستی پیارے اسکو کر تون دور
پہر کبہ دور ہو اوسکے دسیے قادری حق کا قرب حضور
بیخود ہو دین حق کو پاوین اس گلدا مین تیرا ضامن

پیو پانے کا ہور نہ چارہ پیارے باجھوں جیو گھاوں
ع علیم و بصیر و سمیع ہے حی و کلیم و مرید و توانا
ایک حقیقت ظاہر باطن دیکھہ کہاں ہے غیر و سوا
غ غیور ہے اللہ بیشک غیرت اوس غیوروں ڈر
شرک خدا نے بخشنا ناہین شرک ہے سخت گناہ بدتر
ف فارغ کر دلکو پیارے خواہش دنیا عقبےٰ سے
ایہ رتبہ اے میری جانی اعلےٰ ہے ہر اعلےٰ سے
ق قرب گر حق کا چاہین نفی خودی کی شرط ضرور
اصل اور منشاء سب خلقت کا نور النور محمدی نور
ک کلمہ ہے نعمت عظمیٰ فکر سے اسکو ہر دم پڑھ
نفی کرانہی اور عالم کی پیارے ہو بےخوف و خطر
ل لب لباب ہے وحدت کا پیالہ جسنے پیا ہے
ایسا مست ہوا ناہین سوجہے کون پیا کون جیا ہے
م منزہ اسم و صفت سے اندر باطن ہے وہ پیارا
نرگن سرگن اونکارا پایو یہ گت اپرا پارا
ن نفی اثبات کے معنے دل وچہ خوب ٹکاؤ جی
ذات اللہ موجود پچھانو اپنا آپ گواؤ جی
و وحدت اور کثرت اندر ایک حقیقۃ جانو تم
یہ ہے حکم قرآنی یارو صدق و یقین سے مانو تم

قادری کے اب ہاتھہ میں دو نوشاہ نوراحمد تائید من
خود موصوف ہر ایک صفت کا ہر اسم کا آپ مسما
نکتہ نادر واضح ہوا قادری فکر سے سمجھہ پلا
ذاتاً صفتاً فعلاً پیارے اوسکا کوئی شریک نہ کر
قادری جو ہے موحد مومن اوسکو کچھہ نہیں خوف و خطر
تب ہو وصاف محبت پیارے تیری اپنے مولےٰ سے
قادری مرشد سچا پایا فضل اللہ تعالےٰ سے
ایک حقیقت سمجھہ پیارے اندر باطن بیچ ظہور
قادری اسمین شک نہیں کچھہ حدیث ہے اور مشہور
معنے اسکی پیر اپنے سے شرط ہے پیارے ثابت کر
قادری ایک حقیقت جانو ظاہر ہے ہر مظہر
وہم من و تو سے دل اپنا صاف صفا کیا ہے
قادری کیا کہوں مرشد سچے خود یہ سودا ہے
ظاہر میں ہر نام سے بولے ایسا سندر پیو پیارا
قادری یہ نکتہ مشکل سمجھے کوئی سمجھن ہارا
اوٹھیاں بیٹھیاں جاگدیاں ستیاں ہنسیا سوالاؤ جی
قادری مرشد سچے باجھوں کب ہے رمز کماؤ جی
وھو الذی فی السماء الٰہ و فی الارض پچھانو تم
قادری صاف کرو دل اپنا شرک اور شک گماؤ تم

ہادی کی ہجر نی یار وسرا ایسے کو دہرنا جے — موت پیالہ پینا اپے مرن تہون پہلے مرناجے
جسنے ہادی انفاس سمجہہ کے فانی دشمن ہرنا جی — قادری مرشد داہر ویلے شکر ہی لازم کرنا جی
الله ہون آپکے دامن یا حضرت شاہ عبد تمام دل — نور نبی تم علی کے وارث واہ واہ سر خدا کا ظاہر
والی اندر باطن ظاہر نعم المولی تم الله مہر — قادری بابا سیر ہم ایسا واہ واہ طالع ہوئی یاور
الف احد احدیت اندر ایک ہی اسم و نشان سہی جی — وحدت اندر جامع جانو ہر ہر اسم ہر شان سہی جی
کون اندر مشہود ہی ہی یار و اہم اکوان سہی جی — قادری خاموشی ہی بہتر کشف اسرار نہان سہی جی
ہی باید اچہو بہاگ ہمارے بابا سندر ہیو پیارا — نائب حضرت غوث الاعظم ہادی رہبر تارن ہارا
[illegible] بابا تیر ہارا — قادری گہول گہایا یار و بلبل اندر لکہہ لکہہ وارا

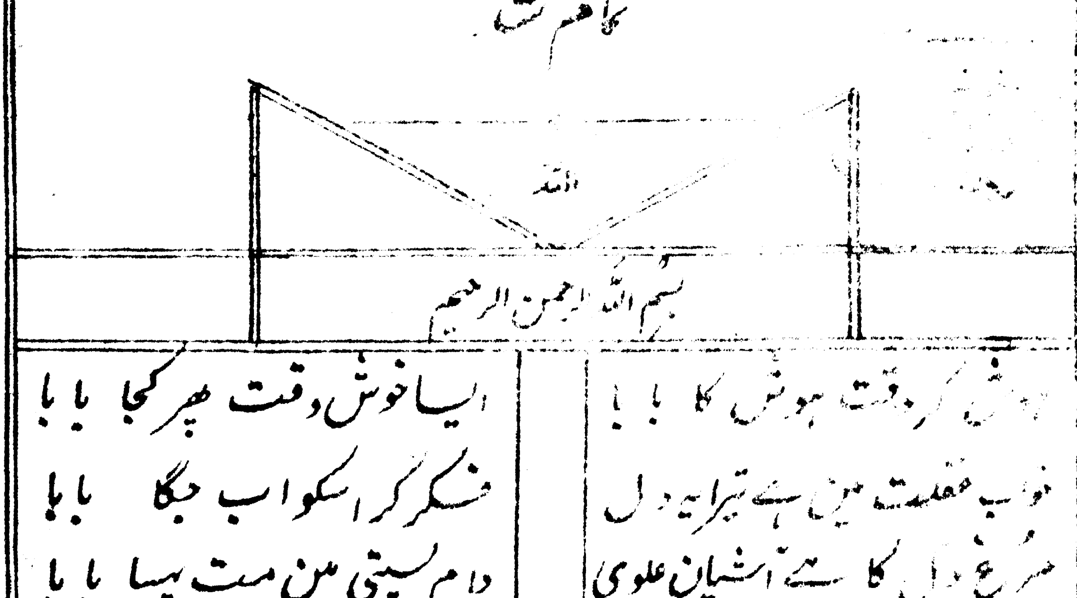

ہوش کر وقت ہوش کا بابا — ایسا خوش وقت پھر کہا بابا
خواب غفلت میں ہے تیرا یہ دل — شکر کر اسکو اب جگا بابا
مرغ دل کا ہے آشیان علوی — دام ہستی مین مت پہسا بابا
خلعت فاخرہ خلافت کا — حق نے تجہکو عطا کیا بابا
کیون کرین پھر تو کار حیوانی — نہین تجہے شرم اور حیا بابا
پھر عرفان کیا تجہے پیدا — کنت کنزاً سے یہ پتا بابا
باندہ کر اب تو کمر ہمت کی — لہو و بازی سے باز آ بابا

کر غلامی تو شیخ ہادی کی
دل و جان سے تو ہو فدا بابا

چھوڑ کر اختیار اپنے کو
امر او سکا بجا لیا بابا

تا مگر ہووے مہربان تجھ پر
تب ہو حاصل یہ مدعا بابا

کرے تجکو سلوک کی تعلیم
اور ہدایت رہ ہدا بابا

بعضے اشغال جو ہین شرط طریق
کرتی ہے اب قلم ادا بابا

سمجھ کر گر تون عملمین لاوین
ہوگا اسمین تیرا بھلا بابا

پاس انفاس کر تو با معنے
ہردم ہو دم سے آشنا بابا

نفی اثبات گر کرین پیارے
قلب کو حاصل ہو صفا بابا

غور سے شغل کر سمعت کا
بند ہستی سے ہو رہا بابا

گر کرین غور شغل اکبر مین
کون ہے غیر پھر تیرا بابا

جسے شغل اندراج کیا ہے
سر سے پاؤں او سے کھلا بابا

گر کرین خوب شغل انہد کو
صوت سرمد ہو پر صدا بابا

شغل تنزیہ گر کماوین تون
بیگمان ہووین ذو العلا بابا

یہ نصیحت ہے خوش اگر تون سنے
دل لگے کانون کو کرے وا بابا

آپکو اولاً فنا کر تون
گر تو ہین طالب بقا بابا

دوہرہ

نفس کو پائمال کر ہر دم	دع نفسک نہین پڑھا بابا
فائدہ کیا ہے اب طوالت سے	اتنے پر ہی کر اکتفا بابا
قادری اب خموشی اولے ہے	آگے کہنے کی نہین ہے جا بابا

تمام شد

باران ماہہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوہرہ

چیتر چڑھیا ری سکھی پہول رہی مقبول
پیو وچھنیاں قادری لگے کلیجہ سول

چڑھیا چیت پہولی پہلواڑی	بلبل ہر ہر ڈال پکاری
پیو پیارے کر گیا کاری	آوڑ وہڑے مین بلہاری
دل وچہ سول عشق دی رڑکے	تن من کو لیلے ہو یا شہر گئے
سینہ بہار پریم دی بہڑکے	کیون کر رکھان اندر چہڑکے

دوہرہ

باران ماہہ

عمران پھرے بہرم بہرائی	رو رو ایوین جان جلائی
مینون ایہہ مت بن سمجہائی	اپنے شوہ تہون گہول گہمائی

مین بلہاریان

دوہرہ

ساون بدل پریم کا گرج رہا جہڑ لار
بجلی چمکے قادری جی بن پی درباد

ساون ماہ گہٹان چڑہ آئین	چمک بجلی نے لہران لائین
بیڑی اٹکی شہ دریائین	پیاریا ساون یار ننگہائین
ہمت مردان والی کرے	مرنے تو پہلے ہی مرے مر گئے یاران
تاہین بحر عشق وچ ترے	پل پل شوہ نون سجدہ کرے

جیسے تاریان

دوہرہ

بہادون بہار پریم سے تن لوبیا جیون تاپ
مین تن مرسان قادری نہ نہین کوئی باپ

بہادون بہار لگی تن میرے	نا سکہہ رین نہ چین سویرے
پیاریا آتش میرے جہیڑے	برہون سٹیان گہمن گہیرے
پیاریا گہونگٹ کہون اوٹھا	مہر و کرم سے درس دکہا مین ہن مرہی

دوہرہ

دوہرہ

بن تان دکہان ہوندہ

بارو بیت دی ریت اوہی
میں تاں ہوواں باہوڑی جیلی
لکھیا سہرے کیتی تتی
باہنہ جلوہ نئی

دوہرہ

گل ہوری جے دی میران کردار
تن من رنگیا قادری رنگ ہو رنگدار
آیا پھاگن کھیلیا پھاگ
واہ واہ میری جلے آگ
سیسیان رل گاوں راگ
ٹوٹے گاوں
میں ہن پایا پیو
غوث الاعظم ہادی ہمارا
نور احمد شاہ پیر ہمارا
میں قربان اس تہوں لکھ وارا

میں سُتڑی نوں آ رجگایا عشقے دی دُکھ درد او لے روز ازل پئے ساڈے پلے		دُکھاں درداں دیوچہ پایا برت اکاس پہاڑ نہ جھلے ہن کی کرئے وس نہ چلے نت دی پیڑ نوں

دوہرہ

چڑھیا پوہ رت سیت دی ٹھر یا کل جہان
بہار برہوں سی قادری میری جاں بران

چڑھیا پوہ تے پالا کڑکے برہوں اوتڑی کروت دھڑکے بہلا ہو یا جیو د تا ساڑ میرے سرتہوں بیتے بہار		میرے سینہ بھانبڑ بھڑکے جیو دی پیڑ رے پیڑ رے کرکے جیوڑا سی کوئی دکھ ندی دا برہوں تہوں میں لکھ لکھ وار میں بلہایا

دوہرہ

انبوا مولے ماگھ میں جو آئی رت بہار
ہم تب مولیں قادری جو میں گھر آوے یار

چڑھیا ماگھ تے ریت مناواں میل دوئی کی دلوں اٹھاواں		ماگھی گھاٹ پریم دی نہاواں تا میں درشن پیا کا پاواں

تمام شد

حق حق حق

هو

بسم الله الرحمن الرحیم

شجرهٔ طیبه حضرت قادریه عالیه قدس الله اسرارهم

بنام اوسکے کہ پاک ہی اسم و شان سی
منزہ ہے اشارت اور بیان سی

زہی بے صفت و شان ہر صفت و شان ہی
زہی بیرنگ ہر رنگ مین عیان ہی

زہی اول کہ ہی وہ عین آخر
زہی باطن کہ ہی وہ عین ظاہر

زہی ظاہر کہ ہے عین مظاہر
بصفتی خاص ہر مظہر مین ظاہر

ولے مظہر تمامی شان کامل
نہین کوئی بجز انسان کامل

محمدؐ کا ہے نام انسان کامل
محمدؐ جامع ہر شان کامل

جناب ذو العلا حضرت محمدؐ
حبیب کبریا حضرت محمدؐ

نبوت اور رسالت مین ہی یکتا
ولائت مین نہین کوئی اوسکا ہمتا

محمدؐ علت غائی ظہور ہے
محمدؐ سر الله کا نور ہے

تمامی انبیا کو فیض اونسے
تمامی اولیا کو فیض اونسے

شریعت اور طریقت کے نگہدار
حقیقت اور معارف سے خبردار

معلے شان حضرت خواجہ جنید
کہ فارغ دل ہے وہ از خوف و امید

سرامد زمرۂ تجرید و تفرید
ہیں بالائے منبر خطبہ توحید

جناب شیخ شبلی حامی دین
وہ تاج عارفان اہل تمکین

جناب بوالفضل نور علی نور
ہے عبد الواحد اوسکا نام مشہور

محمد یوسف ہے از شہر طرطوس
ملایک عرش ہیں اونکی قدمبوس

ابوالحسن قریشی شمع دین ہے
وہ دین احمدی کے زیب زین ہے

امیر شرع سلطان طریقت
مہ تابندہ بر اوج حقیقت

وہ حامی خاص دین احمدی ہے
کہ نامش بوسعید مخزمی ہے

زہے ذاتی کہ محبوب خدا ہے
کہوں کیا وصف بس وہ ذوالعلا ہے

وہ نائب ہے جناب مصطفے کا
وہ وارث ہے جناب مرتضے کا

سراج خاندان آل سبطین
شگفتہ تر گل گلزار حسنین

جناب شاہ شاہان غوث اعظم
مددگار مریدان در دو عالم

سرور سینۂ حضرت غوث اعظم
وہ نور العین حضرت قطب عالم

شہ عبد الرزاق ہے نام نامی
جناب اوسکی کی ہے سب کو غلامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نتیجۂ طبع غفران مآب

طریقہ قادری کی زیب و تزئین
سرآمد زمرۂ اصحاب تحقیق
دکھیاتے تھے عیان انوار تنزیہ
غلام قادر او نکا نام مشہور
فروزان آفتاب قادریہ
جناب شہ غلام غوث اعظم
شریعت اور طریقت کے ہین ناظم
سروسر حلقۂ اہل وصول ہے
جناب ذات پاک نور احمد
یگانہ تھے وہ در تحقیق توحید
دکھیائے اوسنے معنی بے صورت
دل و جان سے اپنی درگاہ سامی
الٰہی اپنی رحمت اور کرم سے
شریعت سے مجھے وہ بہرہ مندی
حقیقت سے بخوبی بہرہ ور کر

ابو الفرح محمد فاضل الدین
سروسر دفتر ارباب تدقیق
طلبگاران کو در اطوار تشبیہ
زہے سرچشمۂ نور علے نور
چراغ خاندان فاضلیہ
معلے ہے معظم ہے نام
حقیقت کے فلک پر نیر اعظم
قلندر لقب نام عبد الرسول ہے
قبول خاص حق منظور احمد
وہ بے ہمتا تھے در تجرید و تفرید
اور کثرت مین عیان انوار وحدت
غلام محی الدین کو ہے غلامی
مجھے بیفکر کر ہر فکر و غم سے
طریقت مین عطا کر سربلندی
بنور معرفت روشن نظر کر

حضرت جنید بغدادی
حضرت معروف کرخی
حضرت سری سقطی

نور نور غوث اعظم آنشہ عبد الرزاق	شاہ شرف الدین سید محرم اسرار مست
مست شد عبد الوہاب ہم بہاؤ الدین مست	شاہ عقیل ہم مست شمس الدین شہ وسعد ار مست
مست شد حضرت گدا رحمان و شمس الدین گدا	شاہ فضیل آن جامی ہر یکی ہزار مست
شاہ کمال الدین سید کیتھلی سرمست بود	حضرت شاہ سکندر زان مئی گلنار مست
شیخ طاہر بندگی سرمست زان مئی صاف شد	ہم جناب بو محمد جامی ہر کار مست
ساقی مستان وحدت شاہ محمد افضل است	شاہ محمد فاضل الدین قافلہ سالار مست
آفتاب اوج حقیقت کاشف اسرار غیب	حضرت شاہ غلام قادر ست ہشیار مست
حضرت شاہ غلام غوث ہم سرمست بود	حضرت عبد الرسول آن صوفی سیار مست
نور احمد ساقی میخانہ توحید بود	از طفیلش اند این عالم شدند بیدار مست
عارف کامل محقق شاہ غلام محی الدین	ہر کہ در خدمت رسد باشند یک میدار مست

تمام شد

غزلیات متفرقات جو بعد چھپنے جانے دیوان بار اول کے زبان فیض ترجمان حضرت عالیجناب پیر دستگیر سے تالیف ہوئیں درج ذیل کیجاتی ہیں

مستانہ کیا ساقی نے پیمانہ پلا کے	اپنا کیا کونین سے بیگانہ بنا کے

امام اولیا حضرت امیر المومنین حیدر

مناقب شریف ... جناب غلام ... خان ... کا ... ہوا

کے بیاس تعظیماً و تبرکاً درج کیا گیا ہے

سب دیکھو نور محمد کا	سب دیکھو نور محمد کا	سب بیچ ظہور محمد کا	سب دیکھو نور محمد کا
وہ منشا سب ... کا ہے	وہ مقصد کل اشیا کا ہے	وہ سر ظہور و خفا کا ہے	سب دیکھو نور محمد کا
وہ نقطہ علم ازل کا ہے	وہ سر اول کا اول ہے	وہ ہر جزو کا مجمل ہے	سب دیکھو نور محمد کا
کہیں اسم صفت سے ...	کہیں اسم و صفت سے ظاہر ہے	کہیں ... کہیں ... ہے	سب دیکھو نور محمد کا
وہ غیب سے عیان ہوا	... علم ... جہان ہوا	... آکوان ہوا	سب دیکھو نور محمد کا
وہ باطن ... ہوا	وہ ظاہر ... ہوا	وہ ناظر ہو منظور ہوا	سب دیکھو نور محمد کا
کہیں ... شان کیا ہے	کہیں جسم ... ہوا ہے	کیا حسن و جمال دکھایا ہے	سب دیکھو نور محمد کا
کہیں آدم ہو مسجود ہوا	... مسجود ہوا	کہیں ہو کر نوح ... ہوا	سب دیکھو نور محمد کا
کہیں ابراہیم خلیل ہوا	کہیں صادق اسمٰعیل ہوا	... آپ ذبیح ہوا	سب دیکھو نور محمد کا
کہیں یوسف ہو محبوب ہوا	کہیں عاشق ہو یعقوب ہوا	کہیں صابر ہو ایوب ہوا	سب دیکھو نور محمد کا
کہیں یحییٰ ہو ... ہوا	کہیں ... علیم ہوا	کہیں ہارون ہو کلیم ہوا	سب دیکھو نور محمد کا
کہیں نور ہوا کہیں ... ہوا	کہیں اعلیٰ ... ہوا	کہیں ... ہوا	سب دیکھو نور محمد کا

تخمیس

[illegible]

تمام

[illegible]

تاریخ وفات مسرت آیات صاحب برکات میان غلام محی الدین صاحب قدس اللہ سرہٗ

تالیف طبع معانی سید غلام نبی شاہ صاحب تخلص حسینی جالندھری

آه افسوس آن جناب شاه اقلیم بقا	بود مشهور جهان نام و نشان قادری
ماه رمضان بود کز دنیا چو آن رحلت نمود	پیر شده اندر جهان اوج فغان قادری
عید شد ماه محرم همه دل خدام او	کرد پنهان روی خود فیضان نشان قادری
در دل زار حسینی آمد از روی الم	سال او زیب حرم خاندان قادری ۱۳۰۲

تاریخ از کمترین معتقدان شیخ احمد بخش ایڈیٹر و پروپرائیٹر اخبار قیصری جالندھر

چو دیوان جناب رهبر کل	غلام محی الدین پیر جهانی
مکرر طبع گردید است حالا	بحسن اهتمام و جانفشانی
بگو بے روی منت سال طبعش	کتاب مرشد سرّ نهانی

تاریخ طبع از خلیفہ احمد بخش مدرس اردو مدادی گورنمنٹ لور سکول جالندھر

یہ دیوان جناب قادری ہے	ہر اک ہے جس میں سب سرّ نہاں کا
دوبارہ قیصری مطبع میں احمد	ہوا چھپکر جو مطبوع جہاں کا
الٰہی تاریخ میں نے بے سر جہد	چھپا ہے واہ وا تحفہ جہاں کا ۱۳۰۲

واضح ہو کہ نسخہ جات عجیب غریب الموسوم بہ دیوان قادری معہ سحرفی و بارہ ماہ و بارہ ماہہ و ہردو شجرہ شریف مصنفہ حضرت پیر دستگیر جناب غلام محی الدین صاحب تخلص بہ قادری معہ مناقب شریف حضرت غلام قادر شاہ صاحب بٹالوی سنہ ۱۳۰۲ ہجری در مطبع قیصری جالندھر شہر مطبوع گردید +

اطلاع - عام مطلع کیجاتا ہے کہ اس تصانیف کے چھاپنے کی غرض کوئی اجازت اور کوئی صاحب قصد چھاپنے کا بدوں اجازت نکرے ورنہ امید مناقب بر نقصان اٹھاینگا + احمد بخش مالک مطبع قیصری

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

[illegible] مجلس نظامت [illegible]

۱- اساتذہ [illegible] ایک وقت میں [illegible] کتابیں [illegible]

[illegible] کتابیں [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے

۲- [illegible] کتابیں [illegible] اپنے پاس [illegible]

[illegible] طلبہ [illegible]

۳- مدت مقررہ [illegible] کتابیں واپس [illegible] کی جائیں تو [illegible]

۴- [illegible] کتاب [illegible] لازم ہے

[illegible] کتاب [illegible]

۵- کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا حاشیہ [illegible]

۶- کتابوں [illegible] کتابیں

[illegible] دیکھا جائے [illegible]

[illegible]